

پلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی ریسینٹیسوال اجلاس

مباحثات 2017ء

(اجلاس منعقدہ 10 مارچ 2017ء، برباط قلعہ 10، جمادی الثانی 1438ھ، بروز سوموار)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1
2	وقفہ سوالات۔	2
14	رخصت کی درخواستیں۔	3
29	قرارداد نمبر 126 مجانب و لیم برکت۔	4

(حکومتی یقین دہانی پر محکم نے اپنی قرارداد نمبر 126 واپس لے لی)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا جلاس

مورخہ 10 مارچ 2017ء بہ طابق 10 جمادی الثانی 1438 ہجری، بروز سوموار بوقت سہ پہر 04:35 بجھر منٹ پر زیر صدارت محترمہ یامین الہڑی، میڈم چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ محترمہ یامین الہڑی (میڈم چیئرمین) :- السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتُّو الْزَّكُوَةَ وَارْكَعُوا
مَعَ الرَّكِعَيْنِ ۝ أَتَاكُمْ مُرْؤُنَ النَّاسَ بِالْبَرِّ وَتَنْسُونَ أَنفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتَنَوَّنُ الْكِتَبَ طَافَلَا تَعْقِلُونَ ۝
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

﴿پارہ نمبر ۱ سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۴ تا ۴﴾

ترجمہ: اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملنے کرو اور نہ حق کو چھپاو، تمہیں تو خود اس کا علم ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور کوئ کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجود یہ کہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھنی ہیں؟ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا بَلاغُط

میڈم چیئرپرنسن:- جو اک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وقفہ سوالات۔ سردار محمد اختر مینگل صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 227 دریافت کریں۔ چونکہ سردار صاحب اسمبلی اجلاس میں حاضر نہیں ہیں۔ تو انکے کیتے گئے سوالات 227 اور سوال نمبر 235 یا اگلی اجلاس تک ڈیلفر کیتے جاتے ہیں۔

جی انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 319 دریافت کریں۔ اسکو بھی میرے خیال میں ڈیلفر کر دیں۔ یا سردار رضا محمد بڑیج صاحب! اگر آپ اس پر اپنی رائے دیں۔

سردار رضا محمد بڑیج (مشیر برائے وزیر اعلیٰ):- میرے خیال میں زیارت وال صاحب آرہے ہیں۔ ہاں زیارت وال صاحب نے چونکہ مجھے request بھی کی ہے۔ وہ راستے میں میڈم چیئرپرنسن:- ہیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ:- ہاں تو انکو آنے دیں۔ باقی اسمبلی کی کارروائی آپ شروع کر دیں۔ میرے خیال میں اگر آپ کے رو لز میں اسکی اجازت ہے۔ تو میرے خیال میں اسکو چھوڑ دیں۔

میڈم چیئرپرنسن:- ہاں میرے خیال میں ہم اُنکے آنے تک wait کر لیتے ہیں۔ جی۔ سردار عبدالرحمن کیتمران:- اب time پر آنا چاہیے۔ 3 بجے کا اب ساڑھے 4 نج رہے ہیں۔ یہ کوئی logic نہیں ہے۔ انکو ڈیلفر کر دیں اگلے اجلاس میں رکھ دیں۔

میڈم چیئرپرنسن:- دیسے سردار صاحب کی بات۔۔۔ (مدخلت)۔ جی ڈاکٹر شمع صاحب:- ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ:- دیکھیں! ایک تو اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا تھا 3 بجے۔ اور ہم ان لوگوں میں سے ایک ہیں جو کہ وقت کی پابندی پر آ جاتے ہیں۔ 3 بجے ہیں تو 3 بجے آ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں پر اجلاس ساڑھے 3 نہیں 4 نہیں سوا 4 یا پانچ نج جاتے ہیں۔ اجلاس شروع ہونیں پاتا ہے۔ پھر جہاں سے سوالات raise کیتے جاتے ہیں۔ تو یہاں سے جواب نہیں آتے ہیں۔ یہاں سے اگر جواب دینے والا ہے تو وہاں سے نہیں ہے۔ یہ ایک system ہے۔ میں سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر صاحب! اگر آپ اس پر غور کریں تو یہ جو اسمبلی کی کارروائی صحیح چل سکتی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- Thank you شمع صاحب۔ جی حسن بانو۔

محترمہ حسن بانو رختانی:- مجھے خوشی ہوئی سردار کیتمران اور ڈاکٹر شمع صاحب نے ایک دوسرے کی بات پر اتفاق کیا ہے۔ اور اس بات پر 3 بجے سے ہمیں بُلایا گیا ہے۔ یہاں 4 نج گئے۔ اور ہم سب اس انتظار میں

ہیں۔ ہر ایک کو اپنے اپنے ذاتی کام اور دیگر وجوہات ہوتی ہیں۔ اپنے گھروں کو، کام کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور کئی ایسے ہمارے کام ہوتے ہیں۔ ہم اس انتظار میں تھے کہ ابھی call آئے گی۔ روڈوں سے بھاگتے ہوئے ہم یہاں آتے ہیں۔ اور یہاں آ کر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایک فرد واحد کیلئے سیشن کو روکا جا رہا ہے۔ اور اس کیلئے وہ delay کیا جا رہا ہے۔ تو اس چیز کو جو ہے میں بھی سردار کی تھران اور ڈاکٹر شمع کی بات پر سے اتفاق کرتی ہوں۔ اور امید ہے کہ میرے باقی بینیں بھی جولیڈیز چیبر میں جو غصہ دکھارنی تھیں وہ بھی اسکا اظہار ضرور کریں گی thank you very much۔

میڈم چیئر پرنسن:- Thank you so much۔ جی حامد خان۔

ڈاکٹر حامد خان اچنگی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، جی ڈی اے، بی ڈی اے، کیوڈی اے، بی ہی ڈی اے) :-

میڈم چیئر پرنسن! ہمیں بتایا جائے کہ کس کیلئے یہ اسمبلی سیشن delay ہوا؟ کسی کیلئے بھی نہیں ہوا۔

زیارت وال نے یہ کہا کہ میں late آؤں گا۔ یہ میرے سوالات کو آخر تک ڈیفر کیا جائے۔ اسمبلی کا سیشن کسی ایک شخص کیلئے اگر delay ہوا ہے، وہ آپکو پتہ ہو گا ہمیں نہیں۔ البتہ زیارت وال صاحب نے یہ request کیا ہے کہ میں دیر سے آؤں گا۔ میں اپنے سوالات کے جوابات تیار کیتے ہیں۔ جب میں آؤں اسوقت ہم سے پوچھا جائے۔

میڈم چیئر پرنسن:- Thank you so much۔ جی بالکل۔ آپکی بات صحیح ہے کہ صرف

زیارت وال صاحب کی وجہ سے ہم delay نہیں کر رہے۔ بلکہ یہ کہ میں 2 بجے سے آئی ہوں۔ تو میرے خیال میں ممبر ان ایک ایک کر کے جب آ رہے تھے۔ اب جا کر تھوڑا سا وہ sufficient تعداد ہو گئی کہ ہم اجلاس شروع کرنے کے position میں ہوئے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم time ensure کریں۔

ہر کسی کا time، بہت قلتی ہے۔

وزیر یونگمن منصوبہ بندی و ترقیات، جی ڈی اے، بی ڈی اے، کیوڈی اے، بی ہی ڈی اے:- اجلاس وقت پر

شروع ہونا چاہیے۔ سردار صاحب کی تجویز ہے۔

میڈم چیئر پرنسن:- یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم وقت کی پابندی کریں۔ اب اس میں ہاؤس کی رائے

دیکھیں۔ ہم جب ابھی پارلیمانی advisory group کی میٹنگ ہم کر رہے تھے۔ اس میں ہم agree

ہوئے کہ ٹھیک ہے ان کے questions کو زیارت وال صاحب کے آنے تک ہم delay کرتے ہیں۔

جب وہ آ جائیں تو پھر مطلب یہ اختیارات ہیں۔ مطلب روز میں اسکی گنجائش ہے کہ اسوقت کر لیں۔ اگر جو محک

بیں و خود اس پر agree ہیں کہ اس کو ڈیفیر کریں تو ہم اسکو ڈیفیر کرتے ہیں مسئلہ نہیں ہے۔
انجینئر زمرک خان اچھری:- قرارداد کیلئے میں بھی جا رہا ہوں۔ میرا بھی ایک پریس کانفرنس ہے پارٹی کا۔
میں پھر ایک گھنٹے بعد آؤں گا۔ میرا قرارداد بھی آپ نے ایک گھنٹے بعد رکھا ہے۔ اسمبلی اجلاس تورات 10 بجے
--- (مداخلت)۔

میدم چیئر پرسن:- اس کو ہم اگلی اجلاس تک کیلئے ڈیفیر کرتے ہیں Education Minister صاحب
کے اجلاس میں غیر موجودگی کے باعث ہم ان Questions کو اگلے اجلاس تک کیلئے ڈیفیر کرتے ہیں۔
دوسرے questions پر جاتے ہیں۔

محترمہ شاہدہ رووف:- ایک سال ہو گیا ہے ان questions کو ڈیفیر ہوتے ہوئے۔
میدم چیئر پرسن:- ہم ان questions کو 13 تاریخ کے اجلاس تک کیلئے ڈیفیر کرتے ہیں۔
مولانا واسع صاحب چونکہ موجود نہیں ہیں۔ تو انکا 33 question کو بھی اگلے اجلاس تک کیلئے ڈیفیر
کیا جاتا ہے۔

مورخہ 7 مارچ 2017ء کی نشست میں مؤخر شدہ سوالات۔ اس میں محترمہ شاہدہ رووف صاحبہ آپ اپنا سوال
نمبر 299 دریافت فرمائیں۔

شاہدہ رووف:- Question-299

میدم چیئر پرسن:- Health Minister صاحب۔

وزیر یحکمہ صحت:- جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

محترمہ شاہدہ رووف نوٹ 30 / مارچ 2016 کو موصول ہوئی 299☆

17 ستمبر، 7 نومبر 2016 اور 13 جنوری 2017 کو مؤخر شدہ

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطاع فرمائیں گے کہ نیشنل پروگرام برائے لیڈی ہیلتھ ورکرز کے سربراہ کا نام بمعہ
ولدیت، عہدہ، گریڈ اور لوکل رڈو میساں کی تفصیل دی جائے۔ نیز مذکورہ پروگرام کیلئے 2015-2016ء کے میزانیہ
میں مختص کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر یحکمہ صحت

(الف)

نام	ولادت	آسامی	گریڈ	لوکل
-----	-------	-------	------	------

پنجبور	BPS-19	صوبائی کوارڈنیٹر	سردار سر بلند	ڈاکٹر میر محمد گچھی خان
--------	--------	------------------	---------------	-------------------------

(ب) رواں مالی سال 2015-2016 کے ميزانیہ میں (440 ملین) کی رقم مذکورہ پروگرام کیلئے منقص کی گئی۔

میڈم چیئر پرسن:- کوئی ضمنی سوال؟

Questions ضمنی سوال میں پھر end میں کروگی۔ کیونکہ میرے تین

محترمہ شاہدہ رووف:- ہیں۔ وہ میں end پر کرتی ہوں۔

میڈم چیئر پرسن:- ٹھیک ہے۔ محترمہ شاہدہ رووف صاحب آپ اپنا سوال نمبر 300 دریافت فرمائیں۔

محترمہ شاہدہ رووف:- Question-300

میڈم چیئر پرسن:- Health Minister

وزیر یحکمہ صحت:- جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ 300 - محترمہ شاہدہ رووف - نوٹ 30 / مارچ 2016 کو موصول ہوئی

26 ستمبر، 7 نومبر 2016 اور 13 جنوری 2017 کو مiox شدہ

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ پہاٹائش پروگرام کے سربراہ کا نام بمعہ ولدیت عہدہ گریڈ اور لوکل رڈو میسائل کی تفصیل دی جائے نیز مذکورہ پروگرام کے لئے 2015-2016 کے ميزانیہ میں منقص کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر یحکمہ صحت

(الف)

نام	ولدیت	آسامی	گریڈ	لوکل
محمد اسماعیل	محمد کریم	صوبائی کوارڈنیٹر	BPS.18	پنجبور

(ب) رواں مالی سال 2015-2016 کے ميزانیہ میں (90 ملین) 9 کروڑ روپے مذکورہ پروگرام کیلئے منقص کی گئی۔

سابقہ تجربہ

(1) اقوام متحده کے ذیلی ادارہ عالمی ادارہ صحت پولیو بلوچستان کا ٹیکنیکل سربراہ۔

(2) گلوبل فنڈ کا صوبائی سربراہ۔

10 مارچ 2017ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

7

میڈم چیئرمین:- جی شاہدہ صاحبہ! آگے چلیں اگلے سوال کی طرف۔ محترمہ شاہدہ روف صاحبہ آپ اپنا سوال نمبر 301 دریافت فرمائیں۔

محترمہ شاہدہ روف:- 301

میڈم چیئرمین:- Health Minister صاحب۔

وزیر یحکمہ صحت:- جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

نوس 30 / مارچ 2016 کو موصول ہوئی 301☆ محترمہ شاہدہ روف۔

26 ستمبر، 7 نومبر 2016 اور 13 جنوری 2017 کو منور شدہ

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ای۔ پی۔ آئی بچوں کے حفاظتی پروگرام کے سربراہ کا نام بعہ ولدیت عہدہ، گرید اور لوکل رہنمائیں کی تفصیل دی جائے نیز مذکورہ پروگرام کے لئے رواں مالی سال 2015-16 کے میزانیہ میں مختص کردہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

وزیر یحکمہ صحت

(الف)

نام	ولدیت	عہدہ	گرید	لوکل
ڈاکٹر شاکر علی حاجی حسین علی	صوبائی کوارڈیئنر ای۔ پی۔ آئی	BPS.20	چنگوکر	

(ب) رواں مالی سال 2015-16 کے لئے جاری کی گئی بجٹ کی تفصیل ذیل ہے۔

(i) جاری کی گئی کل بجٹ 108.0 ملین، 10 کروڑ 80 لاکھ روپے۔

(ii) اصلاح کو دی گئی کل بجٹ 48.7 ملین، 4 کروڑ 87 لاکھ روپے۔

(iii) صوبائی ای۔ پی۔ آئی بلوچستان کو دی گئی کل بجٹ 59.3 ملین 5 کروڑ 93 لاکھ روپے۔

میڈم چیئرمین:- جی شاہدہ روف صاحبہ کوئی ضمنی سوال اس پر؟

محترمہ شاہدہ روف۔ جی بالکل اسپیکر صاحبہ۔ آپ please اس کو check کیجئے گا کہ میرے مختلف health کے جو پروگرام چل رہے ہوتے ہیں۔ اُنکے بارے میں میں نے پوچھا تھا۔ 299 میں مختلف Questions یہ تینوں related Question# 299, 300, 301 میں میں نے پوچھا تھا۔ کیونکہ اس میں آسماں fill کی گئی 19 گرید میں۔ وہ صاحب جو ہے اُنکا لوکل ہے چنگوکر۔ 300 میں پہاڑائیں پروگرام کے جو آسامی

بارے میں اُنکے سربراہ کامیں نے پوچھا۔ وہ محترم بھی لوکل رکھتے ہے پنجور کا۔ 301 میں ا.P.E جو پچھوں کے حفاظتی پروگرام ہے اُس کیلئے۔ اس میں بھی میں نے اُسکے سربراہ کا پوچھا تھا۔ ڈاکٹر شاکر علی بلوچ جو اُسکے سربراہ ہے وہ بھی لوکل رکھتے ہیں پنجور کا respected Health Minister question یہ ہے کہ کیا یہ trend developed area minister ہو گا۔ تمام پروگرامز کی سربراہی جو ہے وہ اُسی علاقے کو دی جائیگی یا اسکے پیچھے کوئی اور reason ہے؟

میدم پیشہ پرنس:- Health Minister صاحب۔

وزیر یحکمہ صحت:- Thank you Madam Speaker۔ میں ایک بات کی clarification ہو رہا ہے، میں نے ایک دفعہ میدم کو جواب بھی دیا۔ اُس نے خود اپنی اُس کی خلوص ہے کہ اُس نے کہا کہ میں sorry کرتا ہوں کہ آپ نے دل سے دل سے لیا۔ یہاں پر نیشنل پروگرام میں ڈاکٹر سماع اللہ کا کڑ صاحب ہے، باقی جو دو پروگرام نہیں ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں سوال کرو، اگر پنجور بلوچستان اور پاکستان میں شامل نہیں ہے یہ بھی ایک سوال ہو گی۔ اور دوسرا بات یہ ہے کہ مجھے انتہائی دکھ اور افسوس ہو رہا ہے ہم اپنے آفیسروں کی جو بلوچستان ہی سے تعلق رکھتے ہیں، پچھلے دفعہ بھی میں نے جواب دیا تھا کہ یہ افغان مہاجرین نہیں ہے اور نہ ایران سے میں نے لائے ہیں یہ یہاں کے لوکل ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کوئی 4th کا اگر کوئی ملازم بھرتی ہو تو اُسکا لوکل یا ڈو میسائل مانگا جاتا ہے کسی گزینہ ڈاکٹر آفیسر کا نہیں۔ مجھے انتہائی دکھ ہے اور یہ بلوچستان کے آفیسروں کی توہین ہے۔ اور باقی بات یہ میں بتاؤں کہ یہ propose Department through proper channel ہے لیکن کسی گزینہ ڈاکٹر آفیسر کا لوکل یا ڈو میسائل مانگنا یہ توہین ہے بلوچستان کے آفیسروں کی۔ مجھے انتہائی افسوس ہے اس بات کی۔

محترمہ شاہدہ ووف:- آپ کی اجازت سے اپنے صاحب! مجھے صرف آج پہ چلا کہ صرف پنجور جو ہے وہ بلوچستان ہے، یعنی پنجور سے تعلق رکھنے والے لوگ صرف بلوچستانی ہیں باقی سارے انہوں نے کہا کہ جیسے وہ باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ مجھے وہ criteria بتائیں کہ یہ تینوں حضرات ایک تو آپ نے یہ کہا کہ اب رہے ہیں نہیں عامر محمد گھنی صاحب، ڈیڑھ سال پر a question ہے اپنے صاحب آپ کے نوٹس میں لاوگی ابھی یہ table questions ہوا ہے یہ

انفارمیشن یہ صاحب اگر یہاں پہنیں ہے تو آپ کے اسمبلی کے اسمبلی through یہاں پر ہوئی ہیں، یہ غلط انفارمیشن ہے، سب سے پہلا احتجاج اس پر کرتی ہوں۔ ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ سے کرتی ہوں کہ اسکو update نہیں کرسکا۔ دوسری بات یہ کہ میں criteria پوچھ رہی ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے son of soil سارے بیٹھے ہیں آپ بھی بیٹھے ہیں باقی لوگ بھی بیٹھے ہیں اور بلوچستان کے باقی علاقوں کے لوگ بھی son of soil ہے صرف پنجوں کے کیوں؟ اور یہ کہنا کہ گذشتہ پوسٹ ہے اس پر ڈو میائل چیک نہیں کر سکتے یا یہ شکایات تھی یا یہ نالج تھا کہ یہ نواز اجارہا ہے جو بھی ہے آپ اس فارم میں مت لیں کہ تم نے کسی کا ڈو میائل چیک کیا ہم یہ پوچھ رہے ہیں کہ criteria کیا تھا جس کے accordingly صرف پنجوں کے صاحبان جو ہیں وہ اس کے اوپر پورے اُترتے ہیں اور انہیں کو oppose کی جاتی ہے۔

وزیر حکومت:- میڈم بھی بات ہے پھر انفسوں کی بات ہے، میں اور انفارمیشن دیتا ہوں آج سیکرٹری ہیلٹھ ٹرانسفر ہوا ہے وہ پنجوں سے تھا، ڈی جی ہیلٹھ پنجوں سے ہے اس کو توجینے کا حق نہیں ہے کہ وہ پنجوں سے ہے۔ اگر میں پنجوں سے ہوں میں ہیلٹھ منٹر بناؤں top of the seniority اور پڑی senior most ہے میں کس کو لاؤں، اگر میں پنجوں سے ہوں اور اس کا حق نہیں دو تو اس کی حق تلفی ہوگی، دوسری بات یہ ہے کہ through proper channel propose ہوئے ہیں competent authority نے با قاعدہ ان کا approval ہے۔ یہ criteria ہے جو آپ کے ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ سے لیکر ایس ایڈ جی اے ڈی تک چیف سیکرٹری تک، چیف منٹر لے گرو fulfills criteria ہے۔ اگر وہ approval دی ہے۔ اس کو کس طرح پوسٹنگ مل سکتی ہے۔

میڈم چیئرمین:- thank you minister صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچھزئی:- رحمت صاحب! یہ ایک روایت بنی ہوئی ہے کہ جو بھی منٹر رہ چکے ہیں سب کو اپنے علاقے کو جو قابل لوگ نکalte ہیں۔ اور اپنے اپنے پوسٹوں پر لگاتے ہیں۔ پھر ان کو سب ہی اپنا نظر آتا ہے۔ میں اتنا پوچھ رہا ہوں کہ ازم کم پورے بلوچستان میں اور بھی کوئی تو تھا تھوڑا سا ایڈ جسٹ کر لیتے۔ ماشاء اللہ یہ نہیں ہے کہ پنجوں کے، تو میں اب گواہ گیا تھا، گواہ میں ہمارے بچوں نے جو وہاں کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں ماشاء اللہ اسلام آباد میں بھی اس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ بہت اچھی بچیاں ہیں۔ بہت اچھی بڑھتی ہیں گواہ میں، پنجوں میں، کم ازم سوال یہ ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے کہ تھوڑا سا ادھر بھی دیکھ لیں۔ ساتھ بھی دیکھ لیں کہ کوئی اور بھی شاید میں جائیں کوئی بھی شاید اس criteria پر اُترنے کی کوشش کریں۔ تو ان کو

بھی ذرا ایڈ جسٹ کیا جائے۔ ہم تو چار سال سے رورہے ہیں۔ جو کبھی کہتا ہے ابجکیشن، ہیلٹھ میں کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں کہ جی یہ کیڈر ہے، کیڈر میں نہیں آتا ہے۔ جب ہم پورے چھان بین کرتے ہیں تو بغیر نان کیڈر بھی اُدھر لگے رہتے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ جی وہ پہلے سے لگے ہوئے ہیں۔ تو کم از کم رحمت صاحب تھوڑا سا یہ کب سے کیڈر اور نان کیڈر کا آپ لوگوں نے ختم کیا ہے یا نہیں کیا۔ ہمیں تو آپ لوگوں نے چار سال سے اسی آسرے میں رکھیں۔ لوگوں پر *heart attack* بھی آنے شروع ہو گئے۔ جو آپ لوگوں کی ظلم سے اس طرح ہو رہے ہیں۔ ہمیں تو نہیں چاہیے ہم تو اس سے دستبردار ہو رہے ہیں کم از کم پنج گوریا پیشین میں بھی کوئی شاید ڈاکٹر مل جائیں قلعہ عبداللہ میں شاید مل جائیگا اور کہیں مل جائیگا۔

میڈم چیئر پرنس:- اس پر زمرک خان صاحب! آپ تقریر نہیں کر سکتے ہیں آپ question کر لیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- اچھا سوال یہ ہے کہ کم از کم ایک آدھ اور بھی کوئی قابل ڈاکٹر ڈھونڈ کے کم از کم وہ توازن برقرار رہے۔ اُن کو تھوڑا اپنے علاقے سے ہٹ کے، انکو کہہ دیں کہ مجھ پر یہ ازمات لگ رہے۔ اسلئے دوسرا کو لگا رہا ہوں۔

میڈم چیئر پرنس:- thank you اچکزئی صاحب! مطلب یہ ہے کہ جو question ہوتے ہیں اُس میں ہم تقریر نہیں کر سکتے۔ hours

وزیر یحکمہ صحت:- میر یا پروگرام منجر ڈاکٹر شاہ محمد صاحب ہے وہ ہر نائی سے تعلق رکھتے ہیں زیارت سے۔ اسی طرح ٹی بی کنٹرول پروگرام منجر ہے He is belong from mustang۔ ڈویشنس ڈائریکٹر کوئی نہیں He belongs to District Musakhail اور نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں = عصمت اللہ کا کٹر صاحب ہے۔ وہ خود تعرف کے محتاج نہیں ہیں، ہم نے تمام criteria کو جو fulfil کر رہے تھے۔ اُن کو fulfil کئے۔ یہ بات نہیں ہے مجھے افسوس ہے میں اس اسمبلی کا ممبر ہوں میں اس صوبے کا نمائندہ ہوں مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا ہے کہ میں اس طرح کا سوچ رکھو، باقی اگر لوگوں کے دلوں میں یہ سوچ ہے وہ اپنے ذہین کو clear کریں۔ میں قطعی طور پر یہیں سوچ رہا ہوں۔

میڈم چیئر پرنس:- thank you میرے خیال میں منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے اس پر ختمی سوالات بھی ہو گئے۔ جی۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- محترم ہیلٹھ منسٹر نے یہ کہہ دیا ہے کہ میں نے سینارٹی اُس پر لگائی ہے بجائے

اس کے کہم اس پر تقریریں کریں مگر تمہارا question وہ کر دیں کہ ہمیں سینارٹی کا لست ہمیں بتایا جائے۔ میڈم چیئرمین:- بالکل question میں ہوتا ہی ایسا اس میں تقریر نہیں ہوتی۔ محترمہ شاہدہ صاحبہ کے questions جو ہیں وہ ختم ہونگے۔ ابھی ہم آگے چلتے ہیں۔ سردار صاحب آپ کی طرف آرہے ہیں۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب آپ اپنا سوال نمبر 312 دریافت فرمائیں۔

میڈم چیئرمین:- جی منستر صاحب۔

وزیر مکملہ صحت:- جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

☆ 312 - سردار عبدالرحمن کھیتران۔ نوٹس 25 / مئی 2016 کو موصول ہوئی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں قائم آراتج سینٹرز پی ایچ یوز اور رسول ڈسپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنے فعال ہیں۔ نیزان تعینات کردہ ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور درجہ چہارم کے ملازمین کے نام بمعقول دیت اور لوکل / ڈو میسال کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مکملہ صحت:-

ضلع کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں قائم آراتج سینٹرز، پی ایچ یوز اور رسول ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور درجہ چہارم کے ملازمین کے نام بمعقول دیت اور لوکل / ڈو میسال کی تفصیل ختم ہے لہذا اسمبلی لاہور بری ی میں ملاحظہ فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- اس پر میرا سپلائمنٹری سوال تو کوئی نہیں ہے، منستر ہیاتھ کی میں دو واقعات پر توجہ دلاؤں گا۔ کہ kindly کوئی ایک ہفتہ پہلے منستر ہیاتھ کی نوٹ کر لیں۔ میرے علاقے میں فائزگ ہوئی ایک بندہ مارا گیا۔ تو ہسپتال لے آیا اس کی پوزیشن یہ ہے کہ اس کی باڑی پڑی ہوئی تھی۔ احتجاج ہوا کہ کوئی ڈاکٹر available نہیں تھا۔ پوزیشن یہ ہے۔ اور دوسرا interesting اس کے علم میں لااؤں گا۔ کل کا واقعہ میڈم چیئرمین! آپ نے بھی میڈیا پر بھی۔ اتنا زبردست ہے اگر کہیں تو میں سو شل میڈیا سے نکال کے ان کو پڑھ کے سنادیں۔ کہ ہمارے ایک دوست ہے ADC لبیلہ ان کا 6 سالہ بچہ ٹینکی میں گر گیا، ڈوب گیا۔ تو دویا تین گھنٹے کے بعد اس نکالا تو ہسپتال لے گئے اور محل پنس احمد علی کا حلقة ہے۔ شاید مجھ سے زیادہ ان کو علم ہوگا۔ وہاں پر لے گئے تو ڈاکٹر نے ڈکلیسٹ کر دیا کہ he is died لے آئے اس کو غسل دیا، کفن دیا۔ اس کی پھوپھی شاید کراچی میں تھی۔ وہ جب آئی اور اس بچے کو چیک کیا اس نے کہ he is still alive اور پھر اس کو اٹھا کے کراچی لے گئے۔ اب حالت منستر ہیاتھ کو گزارش کروں گا کہ پھر میں واپس پچھے جاؤ نگا کہ ہم اس ایوان

میں بھلی گورنمنٹ نے یا ابھی ڈھائی سال کے بعد یہ گورنمنٹ بنی ہے اُس کی حالت وہ جونٹرہ ہیلتھ اور ایجوکیشن۔ ہیلتھ کی پوزیشن یہ ہے آگے میرے فاضل دوست نے کہا کہ کسی کا heart attack ہوا ہے۔ پشین یا کہیں kindly گزارش ہے رحمت صاحب سے اصلاحات لائیں ہم اس کے ساتھ ہیں۔ جس طریقے سے بھی یہ چاہے ہم اس کے ساتھ ہیں، اب ہماری وہاں پر پوزیشن یہ ہے کہ کوئی سلسلہ ہی نہیں ہے۔

میڈم چیئرپرنس:- thank you so much منظر ہیلتھ صاحب اس پر آپ کوئی روشنی ڈالیں گے۔

وزیر یحکمہ صحت:- خیر وہ افسونا ک واقع ہے۔ لیکن سردار صاحب یہ بھی نہیں بتا رہے ہیں کہ وہ بچا ابھی تک زندہ ہے یا مرد ہے، ہمیں دکھ ہے۔ اُس دوست کے ساتھ ہمدردی ہے۔ وہ پانی میں گرا تھا ہم اس کی تحقیقات بھی کر رہے ہیں۔ لیکن آج کل تو سو شل میڈیا میں negativity ہے، سارا وہی کچھ ہو رہا ہے، جو حقیقی چیزوں کو ہمارے لوگ یا depress ہوئے ہیں، اپنے مشکلات اور مسائل سے ہر چیز کو منفی طور پر ہم utilize کرتے ہیں، سو شل میڈیا کے زرعی وہ ڈوب گیا تھا پانی میں وہ جب ایبو لینس میں تھا۔ اُس کے پھر پھیپڑوں سے جب جھٹکا اگا اُس کے پانی ۲ گئے لوگوں نے سمجھا شاید زندہ ہے تو اس کو نیوز بڑا کر کے پیش کیا۔ ہم پھر بھی سردار صاحب نے گوش گزار کیا۔ ہم نے اس سے پہلے کل جو ہی ہمیں پتہ چلا ہے ہم نے تحقیقات کا حکم دیا ہے کہ اس کو چیک کریں۔ لیکن یہ ہوتا کہ expire actually ہوتا ہے اسی نامہ۔

میڈم چیئرپرنس:- thank you سردار صاحب اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب! اپنا سوال نمبر 313 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ سوال نمبر 313۔

وزیر یحکمہ صحت:- سردار صاحب کے آج بہت زیادہ سوال ہیں۔ جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

313☆ سردار عبدالرحمن کھیتران۔ نوٹ 25 / مئی 2016 کو موصول ہوئی

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 2014 اور 2015 کے دوران آرٹیج سنٹر کلی بارو زمی اغبرگ میں روزانہ کی بنیاد پر کل کس قدر مریضوں کا معاشرہ و علاج کیا گیا تفصیل دی جائے؟۔

وزیر یحکمہ صحت:-

سال 2014۔15 کے دوران روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 55 سے 40 مریضوں کا علاج کیا گیا ہے۔ اور ماہانہ 1530 اور سالانہ تقریباً 9230 کا علاج کیا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- اس کامیں نے نوٹ بنایا تھا اغبرگ ہے منظر ہیلتھ کے علم میں لاڈنگا بیہاں پر

کوئی ڈاکٹر کا مسئلہ ہے۔ میں یہ اور اگلہ سوال جو میرا ہے وہ میں منشہ صاحب کے چیزیں میں بیٹھ کے ان کے ساتھ discuss کروں گا کہ کوئی kindly problem تھا تو مجھے انشورنس دے دیں کہ وہ حل کر لیں گے۔

وزیر یحییٰ صحت:- ٹھیک ہے جو بھی مسئلے ہیں ہم حل کریں گے۔

منشہ صاحب کے question no 313 پر assurance نمائادا میڈم چیز پر سن:-

جاتا ہے۔ جی اسی سوال کے متعلق ہے۔

عبدالجید خان اچھری:- ہیلتھ سے متعلق ہے میں دو منٹ بھی نہیں لوں گا میں ایک منٹ لوں گا میڈم اپسیکر!۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے گورنمنٹ کے ترجیحات میں ہیلتھ اور ایجوکیشن تھا۔ اور یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باقی صوبوں میں چالیس سال پہلے ہیلتھ کمیشن اور ایجوکیشن کمیشن ہیں اور ہمارے صوبے میں ابھی تک ہیلتھ اور ایجوکیشن کمیشن نہیں ہے، بلکہ خیبر پختونخواہ میں ایجوکیشن کمیشن میں انہوں نے 157 ترمیم کئے ہیں، خالی منشہ ہیلتھ یہ assure کر دیں اس پر اُس کی ڈاکٹروں کی ٹیم بیٹھی ہوئی ہیں، ایجوکیشن کے منشہ نے کہا تھا کہ ہم ایجوکیشن کمیشن کے حق میں ہیں۔ ہیلتھ منشہ ہمیں یہ بتا دیں کہ وہ ہیلتھ کمیشن کے حق میں ہیں اگر ہیلتھ کمیشن بنے گا صوبے میں تو ہم پرائیویٹ ڈاکٹروں کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اور پر چیز میڈیسین بھی کر سکتے ہیں اور اپنے ہسپتاں کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔ جو ڈاکٹر سرکاری ڈیوٹی دے رہا ہے وہ کتنے گھنٹے کام کریگا اور جو پرائیویٹ کر رہا ہے وہ کیسا ہوگا۔ تو یہ سب مسئلاؤں کا 90% حل جو ہے وہ ہیلتھ کمیشن میں ہو گا اس میں ہم نے سادھا ایک ایکٹ لانا ہے اسمبلی میں اُس کو پاس کر کے پھر اس پر باقی ساتھی جو ریٹائرڈ ڈاکٹرز بھی ہیں، ایجوکیشن کے وہ بھی ہیں تو یہ ایکٹ وہ خالی یہ کہہ دیں کہ وہ اس کمیشن کے حق میں ہے تو ہم یہ ایکٹ لاتے ہیں پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر کے یہ ہیلتھ کمیشن بناتے ہیں۔ ہمارا صوبہ کا 90% یہ مسئلہ کم از کم حل ہو جائیگا، جو ہمارے لئے بہت کوئے الفاظ سے میں بولوں 40 سال بعد ہیلتھ اور ایجوکیشن ہمارے اس پشتون بلوچ صوبے میں نہیں ہے۔ خالی ہیلتھ منشہ یہ کہہ دیں کہ وہ ہیلتھ کمیشن کے حق میں ہیں یا نہیں۔

منشہ صاحب:- thank you so much۔ بالکل وہ میرے خیال میں جو قرارداد لے کر آئے تھے اور اُس قرارداد کو مشترک طور پر پورے ہاؤس نے منظور کیا تھا۔ اور اُس میں ہیلتھ منشہ نے appreciate کیا تھا آپ کے اس اقدام کو۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان آپ اپنا سوال نمبر 314 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- question number 314۔

وزیر یحییٰ صحت:- جواب پڑھا ہوا ہے تصور کیا جائے۔

314☆ سردار عبدالرحمن کھیتران - نوٹ 25 / مئی 2016 کو موصول ہوئی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ بی انج یوکلی رندوزی شمس آباد اگرگ کوئی کے قیام کی منظوری کب دی گئی اور کیا اسکی عمارت تغیر کی گئی ہے اور یہ فعال بھی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اسیں تعینات کردہ میں اور فیمل ڈاکٹرز کے ناموں کی تفصیل دی جائے اگر غیر فعال ہے تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر چمکہ صحت:-

بیک ہیلتھ یونٹ رندوزی شمس آباد اگرگ کوئی بلڈنگ بن چکی ہے جو کہ ابھی تک محکمہ صحت کو نہیں دی گئی۔ جس میں درج ذیل آسامیاں منظور ہوئے ہیں۔ جو کہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے 13.12.2012ء میں منظور کئے گئے متعلقہ بیک ہیلتھ یونٹ ابھی تک غیر فعال ہے۔
آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ میڈیکل ٹیکنیشن۔ 2۔ لیڈری ہیلتھ وریٹر۔ 3۔ پوکیدار۔ 4۔ خاکروپ۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- میڈیم چیئرمین یہ بھی وہی یہ میرا اگلا سوال بھی یہ ہے تو میں ادھر سے فارغ ہو کے رحمت کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں تو ان کا میرا جو اپوزیشن چیئرمین کے لوگ ہیں ان کا problem ہے۔ doctor کا ہے میڈیسین کا ہے تو اچھا دوسرا رحمت صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ ہمارے علم میں تو ابھی تک ان کا سیکریٹری نور بلوج صاحب تھے شاید آج change ہوئے ہیں کیا عصمت کا نام لیا آپ نے؟۔

وزیر چمکہ صحت:- جی ہاں۔ بیٹھے ہوئے ہیں۔ مبارک باد دے دو۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- اچھا ماشاء اللہ یہ تو ہمارا اچھا پیارا پیارا دوست ہے اس کو ہم خوش آمدید کرتے ہیں۔ اور لیکن شرائط یہ ہیں کہ جیسے ہی باہر نکلے گا پیچھے سے گالی دیتا ہے یہ وہ نہ کریں۔

میڈیم چیئرمین:- thank you so much جی۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب آپ اپنا سوال نمبر 315 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- question number 315۔

میڈیم چیئرمین:- جی منشڑ صاحب!

وزیر صحت:- جواب پڑھا ہوا ہے تصور کیا جائے۔

315☆ سردار عبدالرحمن کھیتران - نوٹ 25 / مئی 2016 کو موصول ہوئی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 2014-15 کے دوران RHC سنٹرلی باروزی اگرگ کو

کل کس قدر رلاگت کی کون کوئی ادویات فرائم کی گئیں نیز مذکورہ سنٹر کے لئے ماہانہ کے حساب سے فرائم کی جا نیوالی ادویات کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر چمکہ صحت:-

سال 15-2014 کے دوران آرٹیچ سنٹر باروزی اگر گر کوکل سہ ماہی بنیا پر دوائیاں فرائم کی گئیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رقم	تاریخ
-----	-------

80610-1	16-10-2014
793151-2	30-2-2015
80895-3	13-5-2015

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- یہ same related ہے۔ ہم میٹھ جاتے ہیں چیبر میں بات کر لیتے ہیں۔

میڈم چیئرپرنس:- thank you so much جی۔ بہت بہت شکر یہ سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- اُس کا کوئی مسئلہ ہے۔ کلی اکبر کا ہے میرا تو حلقة ہی نہیں ہے۔ میرے چیبر کا ہے اپوزیشن چیبر کے کچھ لوگ ہیں۔ جو اس سے متاثر ہیں۔ تو میں میٹھ جاتا ہوں اگر یہ نہیں ہوا تو پھر اگلے اجلاس میں پھر منٹر صاحب کو حال و احوال کریں گے۔

میڈم چیئرپرنس:- بہت بہت شکر یہ جی۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ رحمت اللہ بیک (سیکرٹری اسمبلی):- میر سرفراز بگٹی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف اسلام آباد

جانے کے بنا آج کے نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

میڈم چیئرپرنس:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- مولانا عبدالواسع صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا پر آج کے نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنس:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- سردار انحر جان مینگل صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا پر دو اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی:- میر جمل گلمتی صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا پر وا اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی:- نواب زادہ طارق گلی نے بزریہ فون اطلاع دی ہے کہ جمل گلی میں ہونے کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدراکی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی:- میر جان محمد جمالی صاحب نے بزریہ فون اطلاع دی ہے کہ خی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدراکی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی:- میر ظفر اللہ خان زہری صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کے بنا پر وا اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی:- جناب طاہر محمد صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی:- جناب نصر اللہ ذیریے صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور۔

سکرٹری اسمبلی:- محترمہ مخصوصہ حیات صاحبہ نے اسلام آباد جانے کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئرپرنسن:- آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ جی شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ رووف:- point of order۔ اپیکر صاحبہ! ایک نہایت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ بڑا problematic ہے۔ آج کل اُس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں اور صرف توجہ نہیں میں چاہوں گی کہ

اُس کا کوئی حل بھی نکل آئے۔ آپ سب کو knowledge میں ہو گا کہ لوکل بیسیں جہاں اُن کا دل چاہتا ہے وہ لوگ وہاں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رحمت صاحب کو دو یا تین مہینے پہلے میں نے یہ بتایا تھا کہ سول ہسپتال کے باہر انہوں نے اپنا اڈا بنایا تھا۔ جیسے ہی سول ہسپتال کے سامنے enter ہوتے تھے تو وہاں پر بسیں کھڑی ہوئی ہوتی تھیں۔ یقین وہ ایک threat hospital کے سامنے ویسے ہی اتنا رش ہونا وہ بھی ایک وہ تھا۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے یہ جیسے کر کے بھی وہاں سے شفت کروایا۔ اُس سے پہلے یہ بسیں کھڑی ہو رہی تھا۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے یہ جیسے کر کے بھی وہاں سے شفت کروایا۔ اُس سے پہلے یہ بسیں کھڑی ہو رہی تھی انسکمب روڈ پر۔ وہاں پر شاید اور کوئی problem تھے۔ جن لوگوں کے لگھ تھے انہوں نے approach کیا اور اُن کو وہاں سے ہٹایا۔ آج کل یہی بسیں جو ہیں وہ سائز کانچ کے سامنے وہاں پر کھڑی ہیں۔ 7,8 بسیں وہاں پر آپ کو ملیں گی اور بہت زیادہ رش ہوتی ہے وہاں پر اُس چوک پر especially ہر ش جو ہے وہ ایک threat public ہے یہ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ گورنمنٹ اس کو manage کیوں نہیں کر پا رہی ہے۔ یہ 5,6 بسیں اگر ان کو specific ہے جگہ دے دی جائے یا ان کی شہر میں entry ہند کر کے کوئی special services وہ چلاتے ہیں وہ ایک الگ بات ہے۔ لیکن ان کو اس طرح سے چھوڑ دینا کہ جہاں ان کا دل کرے گا وہاں یہ کھڑے ہو جائیں گے۔ جہاں ان کا بس چلے گا وہاں پر یہ اپنا جو ہے settlement کر لیتے ہیں اور وہ انکو وہاں سے ہٹانے والا اور اُن کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو آپ کو knowledge میں لانے کا اور اس اسمبلی فلور پر اس کو discuss کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو فوری طور پر solve کر دیا جائے۔ وہ بہت رش والی جگہ ہے سامنے کانچ ہے سائیڈ پر جو ہے وہ پیڑوں پر پہ ہے۔ اور اُس کے سامنے مسلم میڈیکل کمپلیکس ہے۔ تو یہاں پر جس طرح سے بہت رش ہوتا ہے جتنی آمد و رفت ہوتی ہے لوگوں کی تو میرا نظر یہ ہے کہ اس کا public threat کو کیوں کہ ہم لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں اس پیک کے محافظ بیٹھے ہیں۔ لوگوں کی جانب کو خطرے میں نہیں ڈالنا۔ ہم نے ان کو facilitate کرنا ہے۔ تو یہ kindly اس کا نوٹس لیتے ہوئے ان کو place allocate کوئی properly کی جائے جہاں پر یہ اپنی بسیں کھڑی کر سکیں۔

-thank you

میدم چیئر پرسن:- thank you so much جی۔ جی پہلے شمع اسحاق صاحب اس کے بعد آپ پھر۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج صاحب:- میں تھوڑی تی بات کروں گی آپ پھر۔

میدم چیئر پرسن:- جی۔ جی شمع صاحب آپ کو موقع دیتی ہوں۔

ڈاکٹر شعاع الحق بلوچ: جی ہاں جس طرح کے شاہدہ روف نے بات کی میں سمجھتی ہوں کہ بہت اہم نوعیت کی بات ہے۔ اس طرح اگر آپ دیکھیں میڈم اسپیکر کہ کوئی جو ہے ایک عجیب صورت حال کا منظر پیش کر رہا ہے۔ جس روڈ پر بھی آپ جائے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اگر way one ہے تو one way پر جا رہے ہیں مطلب کوئی system نہیں ہے۔ ایک گدھا گاڑی اُس دن گولی مار چوک پر ایک گدھا گاڑی نے تین گھنٹے ٹریفک جام رکھی۔ اب آپ سوچیں کہ اُس گدھا گاڑی کے اندر کون تھا ایک بچہ جو گدھے کو لے جا رہا تھا نہ کوئی سازنے کوئی سامان۔ اور وہاں پر جل hospital سے ظاہر ہے وہ گولی مار چوک جو ہے بولان میڈیکل کالج وہاں سے doctors بھی اپنے گھروں کو جا رہے ہیں۔ بچیاں بھی اپنے گھروں کو جا رہی ہیں اُس میں مریض وہاں سے آ رہے ہیں وہ ٹریفک جام ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جوڑک ہے یا اس طرح کی گدھا گاڑیاں ہیں ان کا ایک system کر کھا جائے timing۔ ویسے بھی جب روڈ بنائے جاتے ہیں وہ ان ٹرکوں کو بھی مذکور کر کے بنائے جائیں۔ کیونکہ باہر کے ملکوں میں اس طرح ہے کہ وہ روڈ ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ ٹرک اپنے اوپر اتنا ساز و سامان اور اتنے چیزیں لاد کے چلتے ہیں کہ یہ روڈ بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کا ایک سسٹم مقرر کیا جائے ایک time مقرر کر دیا جائے تا کہ یہ اُس time اپنے جو ہے سفر کریں۔ باقی جو ہے ابھی اگر اس طرح آپ دیکھیں میڈم اسپیکر جناح ٹاؤن جس کو کہتے ہیں کہ کوئی کا سب سے اچھا city ہے لیکن وہاں پر بھی آپ دیکھیں رش کا یہی حال ہے۔ اسکوں کے چھٹی کے time buses۔ (ماغلتوں)

میڈم چیئرمیں پرسن: سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب! بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اگر ہم اس کو سینیں گے تو ہو سکتا ہے مطلب بہتر تجاویز بھی دے۔

ڈاکٹر شعاع الحق بلوچ: جی ہاں، میڈم اسپیکر! وہاں پر جناح ٹاؤن میں buses بھی ہوتے ہیں اور trucks بھی ہوتے ہیں پھر road joint آ جاتا ہے، پھر یا قت بازار، پھر سریاں روڈ میں سمجھتی ہوں کہ اس پر آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔ اور یہ وہاں جا کے اس کا موازنہ کریں، بارش کے دوقطے پر ٹتے ہیں تو گٹر اُبل پر ٹتے ہیں روڈ بیچارے جو چھوٹے بچے چائے لے کر جا رہے ہوتے ہیں دوسرا طرف وہ اپنے شلواریں اوپر کر کے غریب معموم بچے جو ہیں وہ اس طریقے سے سفر کر رہے ہوتے ہیں۔ پانی کے اندر جا کے اُس طرف جاتے ہیں اور یہاں آتے ہیں۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ کوئی جو little Paris کھلا یا جاتا تھا آج ایک عجیب شہر بن چکا ہے یہاں پر۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ دشہر ہی نہیں تھا یہ کون سا شہر ہے جس میں ہم لستے ہیں۔ تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ جب ہم اپنے گاڑیوں میں گزرتے ہیں اور یہ مناظر دیکھتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں میڈم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اسپیکر آج آپ بیٹھی ہیں اور یہ ہمارے لیے بہت اچھی بات ہے کہ stand لیں گی۔ اگر آج ہی اس پر stand نہ لیا جائے تو پھر شاید پتہ نہیں کب لیں گے۔ تو اس پر آپ بہت بار یہ جو ہے point raise ہوا ہے کوئی کے حوالے۔ آپ اس پر کمیٹی تفصیل دے دیں ہر علاقے کے ہر جو 4 PB ہے وہاں کے لوگوں کو 5 ہے سریا ب روڈ ہے اس طرح یہ جو ہے اس میں خواتین کو بھی شامل کریں اس پر شاید ہم کچھ کام کریں۔ پھر بابت لا لا ہے کوئی ابھی تک جو ہے ہم دیکھیں سر بزرو شاداب جو ہیں ہمیں کوئی نظر نہیں آ رہا ہے۔ درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ بڑی بڑی ہوئی صورت حال ہے میڈم اسپیکر thank you۔

میڈم چیئرمین:- بہت بہت شکر یہ شمع اسحاق صاحب۔ جی ڈاکٹر حامد خان اچنڈی صاحب! آپ حکومتی موقف اگر اس پر۔

وزیر مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات:- بڑی مہربانی آپ کی۔ جہاں تک محترمہ شاہدہ روف صاحبہ کا وہ ہے۔ یہ traffic police کی زمہ داری ہے ہمارے CCPO صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو نوٹس میں آگیا ہے۔ بلکہ میں یہ بھی کہتا چلوں کہ ہر لوگل بس والوں کو اپنی جگہ الٹ کی گئی ہے۔ اُس کو اس کا پابند میں آپ کو assure کرتا ہوں چونکہ transport minister ہیں اُس کے نوٹس میں آپ بھی لے آئے ہم بھی لے آئیں گے۔ تاکہ ان کو پابند کریں کہ جو بھی جگہ ان کو الٹ ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم نے جبل نور پر ہم نے pick and drop کے لیے ایک بڑا اچھا سینٹر بنایا ہے QDA نے۔ وہاں پر نئے اڈے ابھی جگہ دے رہے ہیں۔ لوگ لگے ہیں۔ یہ بھی ٹرینک پولیس کے اُس میں لاتے ہیں۔ بلکہ کمشنر اور چیف سیکریٹری اور ڈپٹی کمشنر بعد پولیس کے اُس کا نوٹس لیں۔ اسی طرح وہ موئی کالونی میں بھی نئے سرے سے اڈے establish ہو رہے ہیں۔ تو ہم assure کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے کوشش کریں گے۔ بڑی مہربانی۔

میڈم چیئرمین:- thank you so much۔ جی رضا صاحب۔

سردار رضا محمد بڑیج (وزیر مکملہ قانون و پارلیمانی امور):- سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کوئی کے حالات نبتاب اشارت ہوئی میرے خیال میں بسوں کی وجہ سے یہ بات یہ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا ہے جبکہ کوئی میں صرف بسوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ صفائی کی بات ہوئی اس میں drainage کا مسئلہ آیا اُس میں flood drainage کا مسئلہ ہے۔ بہت سارے مسائل ہیں لیکن ایک بات جوانہوں نے کی میرے خیال سردار صاحب کی اس بات کی میں تائید کرتا ہوں۔ کہ کمیٹی بنائی جائے۔ کمیٹی میں سب سے پہلا کام یہ رکھا جائے کہ ٹرینک

انجینئرنگ بیورو کے حوالے سے ٹریک ٹینجنٹ کے حوالے سے ہمارے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے یہ سارے بلوجستان کی ضرورت ہے لیکن کوئی میں اس کی اشد ضرورت ہے آبادی میں لاکھ سے اُپر چلی گئی پانی کا مسئلہ ہے پینے کا اسی طریقے drainag کا بھی مسئلہ ہے ہمارا۔ لیکن ایک کوشش یہ کی جائے کہ اگر ہم کمیٹی بناتے ہیں۔ اُس کو صرف اور صرف ایک ٹاسک دیتے ہیں۔ کہ کوئی کے منعقارہ اُس کے ٹریک کے متعلق اُس کے صفائی کے متعلق اُس کے ٹریک انجینئرنگ بیورو کے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔

میدم چیئرمین:- اگر کوئی متعلق حاجی اسلام صاحب۔

حاجی محمد اسلام:- دیکھیں کوئی ہو یا ہمارے ہائی ویز ہوں۔ ایک انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ اب میں کوئی کی بات کی لیکن ایک چیز ہم دیکھیں کہ ہمارے جو ہائی ویز ہیں۔ کوئی سے لیکر کراچی یا کوئی سے لیکر گواہم روز سفر کرتے ہیں لیکن ایک چیز آج تک ہم نے غور نہیں کیا ہے کہ جتنے ہمارے ہائی وے پر ایکسٹینڈ ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ کیا ہے۔ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جتنے ہمارے ہیوی ٹریک ہے یہ جب روڑ پر نکلتے ہیں انہوں نے جو بڑے لائس لگائے ہوئے ہیں وہ سرچ لائٹ جو بھی ہے تو سامنے سے آنبوالی کوئی گاڑی چھوٹی ہو یا بڑی ان گاڑی ہو بالکل نظر نہیں آتا ہے۔ ابھی آپ ڈیلی اخبار پڑھ کر دیکھیں کوئی نہ کوئی ایکسٹینڈ ہوتا ہے۔ اُس ہر ایکسٹینڈ میں کم از کم آٹھ، دس آدمی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے۔ کہ ان کو روکے کون ہمارا جو ٹریک ہے ہم نے اتنے پولیس جو ہائی وے پر لگایا ہے کم از کم ان کو پابند کریں کہ ان کے جو چھوٹے لائس ہیں انہوں لگایا ہے۔ دیکھو ایک ٹرک بنتا ہے یا کوئی بھی ہیوی گاڑی بنتا ہے۔ تو کمپنی اُس کو ایک اصول کے تحت پر اُس کو لائٹ لگاتا ہے۔ ایک سائیڈ پر ایک ادھر ایک ادھر ہے۔ جتنے بڑے لائس ہیں ان کو بند کر کے سامنے چھوٹے دو لائٹ لگے ہوئے ہیں آگے سے کوئی گاڑی آئے اُس کو نظر نہیں آتا ہے چاہے اس پر کوچز ہو چاہے اس ٹرک ہو چاہے اس پر ہمارے جتنے ٹرالر ہو۔ یہ سب کے سب کی وجہان کی یہ سرچ لائس ہیں۔ main-accidents

میدم چیئرمین:- حاجی صاحب! آپ کا issue بہت اہم نوعیت کا ہے۔ میں نہیں چاہتی ہوں، مطلب جو کوئی issue کر رہے ہیں۔ آپ کا issue اس میں ڈب جائے۔ اس کے علاوہ آپ اس کے لئے ایک قرارداد لیکر آئیں۔ یہ بہت اہم ہے اس میں ہمارے لوگ victimize ہوتے ہیں۔ یہ کوئی غیر اہم بات نہیں ہے۔ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ ہائی وے سے متعلق، بالکل آپ کی بات صحیح ہے۔

حاجی عبدالسلام:- اگر آپ رولنگ دیں کہ یہ لوگ صرف اپنے اصلی لائس لگائیں تو اس ایکسٹینڈ کم

ہوں گے۔

میڈم چیئرپرنسن:- اس میں میرے خیال میں concerned bندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کا پوا نگ آ گیا بہت اہم نقطہ ہے۔ ہائی وے کے issue کو میرے خیال میں آپ قرارداد کی صورت میں لیکر آ سکتے ہیں۔ مجھے پہلے میں رونگ دیتی ہوں مختصر مہ صاحب اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گی۔

حسن بانور خشافی:- اس سے پہلے ایک چھوٹا اس issue میری نظر سے گزرا ہے۔ ایک کار پارکنگ کے حوالے سے کہ جہاں ہر کوئی پارکنگ بنایتے ہیں hospitals میں۔

میڈم چیئرپرنسن:- اس پر بھی میں کمیٹی بناؤں گی۔ آپ کے جو بھی issues ہیں آپ متعلقہ کمیٹی سے رجوع کر سکتی ہیں۔ بہت اہم نویعت کا مسئلہ یہاں زیر بحث آیا پہ۔ اس پر بہت سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ مطلب سب کے same issues ہیں۔ اس کو اگر میں Windup کروں پھر آپ اگلے پوا نگ پر آ جائیں۔ جی پرس صاحب۔

پرس احمد علی احمد زئی:- ہماری بہن شمع نے جو کوئٹہ کے متعلق جو سبز یاں اُگائی جاتی ہیں۔ جو کہ گڑکی پانی سے جو کہ پورے کوئٹہ شہر کو یہ آ لودہ پانی سے یہ بھی ایک بڑا نگین نویعت کا مسئلہ ہے جو اس کی فلور میں آپ کا ہے۔ تو یہ پوا نگ بھی اس کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ ہماری آنے والی Generation کم از کم کینسر سے تو نجک جائیں۔

میڈم چیئرپرنسن:- Thank you so much Prince Ahmed Ali Sahib۔ میرے خیال میں اس میں تمام ممبران نے بہت سیر حاصل اپنے views بھی پیش کیئے۔ اور واقعی کوئٹہ کا مسئلہ بہت گھمیبر مسئلہ ہے۔ ہمارا capital areas سے آنے والے لوگوں کو ایک اچھا impression لے کر جانا چاہئے۔ کوئٹہ کو role-model-city بنانا چاہئے۔ لیکن جتنے مسائل یہاں پر ہیں۔ میں نہیں سمجھتی کہ مطلب ہمارے کسی ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر کے اتنے گھمیبر مسائل ہوں جو کہ ہمارے capital کے ہیں۔ اس میں میرے خیال جو نکتہ مختصر مہ شاہدہ صاحبہ نے اٹھایا تھا۔ اور اس پر جوار اکین نے بحث کیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کوئٹہ کے لوکل بس اسٹاپ کا مسئلہ ہو یا ٹریفک کے issues ہوں یا نکا سی آب کے مسائل ہوں اور overall مطلب کوئٹہ میں جتنے resources اب تک utilize ہوئے ہیں۔ اُن کی priority کو دیکھنے کی اگر ہم بات کریں، اُس کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ میں ایک کمیٹی تشکیل دے رہی

ہوں۔ اُس میں اگر کوئی اور خواہش کا اظہار کئے تو میں اسکو add کر لیتی ہوں۔ کمیٹی میں شاہدہ روف صاحب نے چونکہ اپنا پاوائٹ اٹھایا ہے، کمیٹی کے ممبر شاہدہ روف صاحب ہو گئی، شمع اسحاق صاحب کو میں اس میں ڈالتی ہوں، عبدالجید خان اچکزئی صاحب، کو اس کمیٹی کیلئے میں suggest کر رہی ہوں۔ غلام دشکیر بادینی صاحب کا نام میں اس میں suggest کر رہی ہوں۔ سردار رضا محمد بڑیج صاحب بھی اس کمیٹی کا حصہ ہو گے۔ زمرک خان اچکزئی صاحب، ان ممبر ان پر مشتمل کی میں کمیٹی کی رو لنگ دیتی ہوں۔ کہ آپ جوان تمام TORs کا in-depth issues آپ دیکھیں گے۔ پہلے آپ اپنا TOR بنائیں گے، اس کے بعد آپ اپنا کام کریں گے۔ جی زیارت وال صاحب accordingly۔

عبد الرحمن زیارت وال ایڈوکیٹ (وزیر مکملہ تعلیم) :- کوئی کے ایم پی ایز بھی اس کمیٹی میں include کر دیں۔

میڈم چیئرمین :- کوئی کے ایم پی ایز بالکل اس کمیٹی کا حصہ ہو نگے۔ کیونکہ یہ اُن related concerned issue ہیں۔ کمیٹی ان سب چیزوں کو دیکھ لے گی۔ آپ ایک مہینے کے اندر اندر اپنے TORs بنانے کے کوئی related issues کو دیکھ کر اگلے سیشن میں آپ اپنی رپورٹ پیش کریں۔ سردار صاحب! اگر پہلے سرکاری کارروائی نہ شادیتے ہیں۔ اُس کے بعد Thank you so much.

سردار عبدالرحمن کھیڑان :- میڈم اسپیکر! S&GAD میں 400 پوسٹیں fill کی گئی ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جو میرے علم میں لا یا گیا ہے۔ دروغ بے گردن پتہ نہیں کیا۔ چارسو پوسٹیں تھیں۔ اُس کی میرٹ لست بنی۔ میری معلومات کے مطابق سابقہ چیف سیکرٹری جاتے جاتے اُس کا کاثالگا یا۔ اور اُس رائل صاحب کا حکم یہ تھا۔ کہ جاؤ۔ جیو پاکستان میں ایک لاطری گھما کر رکھتا ہے، چار پانچ پھر کسی کو موٹر سائیکل کسی کو استری دے دوں، میری معلومات کے مطابق S&GAD کی پوسٹیں جو fill کی گئی ہیں۔ فضل دوستوں کو شاید مجھے زیادہ علم ہو گا۔ وہ باضابطہ قرحداندازی ہوا لاطری ہوئی ہیں لاطری نکلا۔ جن کی لاطری نکلی اُن کو آڑ پہنچایا گیا ہے۔ یہ میرٹ موجودہ حکومت کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ممکن ہے اُن سے بھی کوئی اس چیز پر Onboard kindly ہے کہ لاطری میں چارسو پوسٹیں نکانا بہت بڑی تعداد ہے۔ تو میرے لئے حیرانگی ہے۔ اگر وہاں سے کوئی مجھے وضاحت آجائے۔ یا یہ اس کی میرٹ لست ایسا تاریخ کی اجلاس میں اس کا پورا مجھے جواب دیں تو مشکور ہوں۔

میڈم چیئرمین :- concerned Minister اس پر thank you so much اسی پر۔

میر محمد عاصم کرد گیلو:- مہربانی میڈم صاحب! جو ہمارے Colleague سردار عبدالرحمن نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے۔ بالکل میڈم صاحب! میں اس کا گواہ ہوں کیونکہ میرے حلقے سے کافی لوگوں نے انٹریوز دیئے تھے۔ میں اکثر اوقات اس کے بارے میں سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس جاتا تھا۔ کل بھی میں گیا تھا۔ وہ بول رہا تھا کہ مجھے بلارہا ہے CS۔ مگر اس وقت نئے نئے CS چلے گئے تھے۔ میں نے کہا کہ وہ تو اسلام آباد چلے گئے۔ کہتا ہے کہ مجھے Camp Office میں وہاں بلایا۔ آج جب میں اُس سے ملا تو اُس نے کہا کہ میں نے میرٹ لست بنایا ہوا تھا۔ وہ کاٹ لیا گیا۔ پھر سارے نام ڈبے میں ڈالے گئے۔ ہماری جو کمیٹی ہے انہوں نے قرعہ اندازی کیا۔ قرعہ اندازی میں جس کا نام نکلا۔ تو میں نے کہا کہ یہ میرٹ وغیرہ کہاں گیا؟۔ وہ بولتا ہے نہیں ہم نے قرعہ اندازی کی ہے۔ میڈم صاحب! آپ بتا دیں کہ ہمارے سارے بلوچستان کے ڈسٹرکٹ ہیں۔ وہ لسٹ آپ رو لنگ دیکر مگناؤ میں کہ کن کن ڈسٹرکٹوں کے لوگوں کو روزگار ملا ہے۔ اور کتنے کتنے پوسٹ دیئے ہیں۔ یہ لاثری میں ایسا نہیں کہ سارے ایک ڈسٹرکٹ کو چلے گئے ہوں۔ ہمارے حلقے کے جتنے بھی لوگ ہیں وہ اس سے متاثر ہو گئے ہیں۔ احتجاج کر رہے ہیں۔ اور آج بھی میں سیکرٹریٹ گیا تھا۔ دوسرے لوگ بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ پلیز kindly جب ہم اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں تو اس میں جو میرٹ ہے جو ہمارے موجودہ وزیر اعلیٰ اور اُس سے پہلے والا وزیر اعلیٰ بر ملا اس فلور پر یہ سارے ساتھی گواہ ہوئے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم میرٹ کی بنیاد پر کریں گے۔ مگر آج اس طریقے سے ہو رہا ہے۔ ہم اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر ہمارے حلقے کے لوگوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ محترمہ صاحب! یہ پوٹھیں دراصل میں جس وقت فناں منسٹر تھا اُس نام سے دیئے گئے۔ مگر یہ Fill نہیں ہو رہے تھے۔ اور اس کے بعد جو ہمارے نواب صاحب اُسوقت S&GAD کے منسٹر تھے۔ ابھی جو پوٹھیں Announce کی تھیں، جو اشتہار 2013ء کا ہے۔ اُس میں 70 پوٹھیں انکے لئے دیئے گئے تھے۔ ابھی جو اپنے حلقے کے گئے ہیں چارسوں کے لگ بھگ، 380 یا 385 ہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟۔

میڈم چیئرمین:- آپ کا پوائنٹ آگیا۔ دشمنی! مجید بھائی! مجید بھائی! متعلقہ منسٹر نہیں میرے خیال میں ان کا پوائنٹ آگیا ہے۔ مجید بھائی! پہلے غیر سرکاری کو نمائندگی کو نمائندگی کے بعد حامد خان صاحب، میری رائے یہ ہے کہ متعلقہ منسٹر یہاں پر نہیں ہیں۔ چلیں دشمنی! صاحب مختصر آپ اپنے پوائنٹ کو بیان کریں۔

حاجی غلام دشمنی!:- جیسا کہ گیلو صاحب نے بتایا۔ سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ صوبے کے لیوں سے ٹوٹلیں

through out of Balochistan سے فارم کے ٹائم اگر دیکھا جائے تو ایسا رش لگا ہوتا ہے۔ بیچارے کچھ لوگ فیس وغیرہ جمع کرتے ہیں۔ جیسے کہ NTS کا آپ کو پتہ ہے۔ اگر NTS کا سلسلہ چلا تو ہر ڈسٹرکٹ کے حوالے سے لوگ اپنے ڈسٹرکٹ میں Adjust ہو گئے۔ لیکن میڈم یہاں پر جیسا کہ گیلو صاحب نے بتایا اس میں میری Suggestion ہے۔ کہ جب Announce کیا جاتا ہے یا ایڈورٹائز کیا جاتا ہے۔ اُن پسٹوں کو کوئی والوں کو نواز اجائے۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ لوگ نوٹکی سے آ جائیں۔ کیا ضرورت ہے لوگوں کو کہ بولان سے آ جائیں۔ کیونکہ لوگ کرایہ دیتے ہیں۔ یہاں پر ہوٹل میں ٹھہرنا وغیرہ۔ غریب کا بچہ اسکے ہاتھ میں اگر پڑھتا ہے میرے خیال میں شایدی۔ اے، بی ایس سی یا ایم اے، ایم ایس سی پتہ نہیں کس process سے گزرتا ہوا آتا ہے۔ پھر ایک پوسٹ کیلئے جیسا کہ گیلو صاحب نے بتایا۔ میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ جیسا کہ گیلو صاحب کہتا ہے قرعہ اندازی، لاٹری کیا گیا ہے۔ غریب کا بچہ بھی اسی لائن میں لگا رہے قرعہ اندازی۔ میڈم دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میرٹ کا نام ختم کیا جائے ہر ڈسٹرکٹ میں قرعہ اندازی کیا جائے۔ اُس میں امیر کے بچے کو بھی چانس مل سکتا ہے۔ غریب کے بچے کو چانس مل سکتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان سے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ اور یہاں پر خوار ہوتے ہیں۔ شکر یہ۔ میڈم جیئر پرسن:- بہت بہت شکر یہ۔ حامد خان صاحب! آپ اگر حکومتی مؤقف بیان کر لیں۔ مجید بھائی! اس پر بہت بحث ہو چکی ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- میڈم صاحب! پہلے اُن کوبات کرنے دیں اُس کے بعد منسٹرات کریں۔

میڈم جیئر پرسن:- منسٹر صاحب فلور آپ کے پاس ہے۔

وزیر یونگ منصوبہ بنندی و ترقیات:- میڈم صاحب! اس کورولر کے تحت چلاتے ہیں۔ منسٹر کو بائی پاس نہیں کر سکتے۔ نہ گورنمنٹ کو بائی پاس کر سکتے ہیں۔ آسمان سے گرا کھوڑ میں آنکا والی مثال ہے۔ ہمارا جو پچھلا جو چیف سیکرٹری گیا وہ اس بات پر اڑا ہوا تھا۔ نہ پارلیمنٹ سُنے گانہ کینٹ کی سُنے گانہ چیف منسٹر کی سُنے گا۔ جتنی بھی خرابیاں یہ بندہ کرتا گیا ہماری گورنمنٹ اور چیف منسٹر اس کا نوٹس لیتے رہے ہیں۔ پچھلے کینٹ کے اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا کہ تمام جو پوسٹنگ ہوں گی سوائے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے جو NTS پر ہونگے باقی سب ڈسٹرکٹ میں کریں گے۔ اور اس بدجنت نے خود یہ اعلان کینٹ میں کیا۔ کوئی ہفتے کے بعد چیف منسٹر آفس میں گیا۔ غصے میں تھا اپنے اسٹاف پر۔ میں نے کہا کہ کیا بات ہے؟۔ کہتا ہے کہ وہ S&GAD Sیکرٹری نے کمیٹی نوٹیفیکی کی ہے۔ کہ ان کے appointments اور یہ والی کمیٹی کرے گی۔ تو فوراً CM صاحب نے اُس کو کہا پسیل سیکرٹری کو کہ

چھٹے صاحب سے بات کرو۔ چھٹے صاحب نگر گئے کہ مجھے کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔ تو S&GAD سکیرٹری کوفون کیا۔ اُس نے کہا مجھے بھی نہیں پتہ تو۔ بابا کس کو پتہ ہے؟۔ (مداخلت)

میڈم چیئرمین:- اسمبلی فلور پر cross-talking بالکل نہیں ہونی چاہئے۔ گیلو صاحب! میرے خیال میں ہمیں ڈیکورم کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ جی ڈاکٹر صاحب continue کریں۔

وزیر یحکمہ منصوبہ بندی و ترقیات:- میں نے خود S&GAD کے سکیرٹری کوفون کیا۔ میں نے کہا بھائی!

یہ آپ کے اور چیف منستر کے درمیان تعلقات خراب کرے گا۔ آپ کو جس نے کہا آپ پیچھے مت ہٹو۔ تم اس دھرتی کے ہو۔ یہ تمام پشتوں، بلوج کا مسئلہ ہے۔ پارلیمنٹ کا مسئلہ ہے۔ اسمبلی کا ہے۔ کیمنٹ کا ہے۔ اُس نے کہا کہ ٹھیک ہے پھر جا کے اس بندے نے corrigendum جاری کیا کہ اس کو ڈیپارٹمنٹ کرے گی۔ جہاں تک گورنمنٹ کا وہ ہے، ڈیپارٹمنٹ کرے گی۔ ابھی یہ جو آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا والا مسئلہ ہے۔ یہ جوالاڑی کا معاملہ ہے نہیں پتہ ہے۔ جس نے بھی کیا ہے۔ تو متعلقہ منستر ابھی نہیں ہے۔ اُس کے نوٹس میں لاتے ہیں۔ اس کا بہت serious نوٹس لینا چاہئے۔ پھر مرضی اُس کی کہ بھرا نکواڑی کرتا ہے۔ کینسل کرتا ہے۔

میڈم چیئرمین:- بہت بہت شکر یہ متعلقہ منستر جب آئینے تو وہ اس کا جواب دینے۔ جی سردار اسلام صاحب۔ سردار احمد اسلام بز بخود (وزیر یحکمہ زراعت)۔ اپنیکر صاحب! یہ بڑا ہم ایشو ہے اس پر اگر جو ساتھی بونا چاہیے مہربانی کر کے ان کو تائماً دیں۔ بات یہ ہے کہ ہمیں جو بتایا گیا تھا کچھ دن پہلے یہ جو ایس اینڈ جی اے ڈی کو پوٹھیں جو اخبارات میں آئے بعد میں لوگوں نے اثر یو کیا انہوں نے بولا جی وہ اثر یو کینسل کر کے دوبارہ ہم اشتہار دیں گے۔ یہ ابھی جو کل پرسوں جو پتہ چلا ہے کہ یہ جو ابھی گیا اس کا نام لینا اچھا نہیں نے جس طرح خان صاحب نے کہا اس نے جاتے جاتے جو رنگ مچایا جوالاڑی کیا اسی نے کیا ہو گا اور جو آدمی 18 گریڈ کے پوسٹوں پر جاتے جاتے اس نے آرڈر کیا۔ نہ وزیر اعلیٰ سے پوچھا نہ اور منستر سے پوچھا متعلقہ اور ان کے آرڈر کیے اور کچھ ارڈر جو ہے چیف سکیرٹری صاحب نے کینسل بھی کیے کچھ ابھی تک ہے جس پر آج بھی ہم لوگ گئے آج ہم نے سی ایم سے بات کیا کہ سران کو کینسل کرو جس دن وہ گیا ہے اسی دن لوگوں کے آرڈر کر دیے اور اس میں بھی اس کا باتھ ہے۔ آپ مہربانی کریں ہم کہتے ہیں کہ اس کے متعلق انکواڑی ہو جائے۔ اور یہ جو ہوئے ہیں ان کو کینسل کر کے از سرنو جائے۔

میڈم چیئرمین:- اس کو میرے خیال میں جب متعلقہ منسٹر نہیں ہیں۔ جی مجید بھائی۔

عبدالجید خان اچنڈی:- بات یہ ہے کہ یہ اچھی بات ہے اس اسمبلی میں چھٹے صاحب کے جانے کے

بعد اس کا نام اس اسمبلی میں لیا جا رہا ہے۔ پہلے میں اکیلا تھا ابھی سب کہر ہے ہیں کہ اس نے ڈیڑھ سال یہ کیا اور ڈیڑھ سال وہ کیا۔ کیا ڈیڑھ سال پہلے اس کی بنٹ نے انکار کیا تھا کہ یہ چیف سیکرٹری ہمیں نہیں چاہیے۔ یہ تو ڈیڑھ سال پہلے بھی اس کا مسئلہ حل ہو چکا تھا۔ جب اس نے سینکڑوں ارب کھانے، کرپشن کی۔ وہاں سے چلے گئے۔ تحریک انصاف کا چیئرمین بھی بولتا ہے کہ چیف سیکرٹری کرپٹ ہے۔ سردار یار محمد رندھی بولتا ہے کی بنٹ بھی بولتی ہے۔ ابھی لوگ بھی بولتے ہیں۔ ہم نے پہلے دن سے کہا تھا کہ اور جاتے ہوئے اس کو اعزاز یہ بھی دیے گئے۔ دعویٰ دیے گئے۔ ظالم نہیں تھا اس کے پاس۔ ایک بندے نے اس صوبے میں پونے دوسال میں جتنا اس نے کرپشن اور جتنی توہین کی اس اسمبلی کے ممبران کی کی ہے کسی کی بھی نہیں کی ہے اس بندے نے کی ہے۔ ابھی لوگ کہتے ہیں کہ چیف سیکرٹری چھٹہ صاحب نے یہ کیا چھٹہ صاحب نے وہ کیا۔ چھٹہ صاحب ریٹائرڈ ہو گئے۔ مگر چھٹہ صاحب کا ریکارڈ موجود ہے۔ پی اے سی میں ریٹائرڈ منٹ سے کسی کا ریکارڈ ختم نہیں ہوتا۔ جس نے بھی کرپشن کی ہے۔ ایک روپیہ کی کرپشن کی ہے اس کو جواب دینا پڑیگا۔ اور میدم اپسکر! دوسری بات یہ ہے یہ دیکھیں اس ہاؤس میں ایک الیس اینڈ جی اے ڈی کا مسئلہ نہیں ہے، سارے صوبے کا مسئلہ ہے سارے صوبے کے پڑھان، بلوج، ہزارہ، پنجابی سب apply کیا تھا۔ کیسے ایک چیف سیکرٹری یہ کر سکتا ہے کہ وہ لاٹری نکالے۔ جاتے جاتے اس نے لاٹری نکالی۔ اور لاٹری میں اور کیا کیا ہے۔ یہ بھی ہمیں پتہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے میدم اپسکر! بہت سے محکموں میں ٹیکسٹ اور انٹرویو ہو گئے ہیں۔ مگر آرڈر رز جاری نہیں ہو رہے ہیں۔ ہمارے اپنے ڈسٹرکٹ کے آرڈر رز جاری نہیں ہو رہے ہیں کیا مسئلہ ہے؟۔ اگر کیبنٹ DDO powers ڈپٹی کمشنر کو دے دیے۔ لسٹ ڈسٹرکٹ میں فائل ہو جائے۔ سربراہی ڈپٹی کمشنر کی ہو گی۔ لسٹ آیا ہے کمشنر کے پاس۔ اس میں بیچ میں کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہو گا۔ آپ دیدیں ہم نے فیصلہ دیا کہ کلاس فور کے ملازمین کو جواضی میں فائز ہیں اس کو وہاں سے ہٹا دو۔ اور تین مہینوں سے آپ اس بات پر agree نہیں کر رہے ہیں کہ بائیومیٹریک سسٹم کے ذریعے تنخوا ہیں مل جائے ملازمین کو۔ یہ فیصلہ نہیں ہو رہا ہے۔ مطلب اس صوبے میں یہ تین مہینے چار مہینے آپ اندازہ لگائیں ایک تربت کا یا ایک ٹوب کا لڑکا جو ایس اینڈ جی اے ڈی میں آتا ہے کتنا خرچ اس کا لگتا ہے کہ وہ بار بار پوچھتا ہے کہ کیا ہوا ہے کیا نہیں ہوا ہے؟۔ پھر ممبران کے پاس جاتا تھا۔ پھر سیکرٹری کے پاس جاتا ہے۔ پھر منشیر کے پاس جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہر منشیر پنچ ملکے کا ذمہ دار ہے۔ جب ایک چیز پر بحث ہو گئی ہے میدم اپسکر! جب اس نے یہ کہہ دیا ہے کہ اس نے اس طریقے سے نام نکالے ہیں۔ تو اس کو شفاقت کیلئے لے جانے کیلئے تو اچھا یہی

ہے کہ منشی خود اس کو پینسل کر دے۔ دوبارہ اس کو میرٹ پر لے لیں۔ اور ڈسٹرکٹ وائز کا مسئلہ جو ہے میڈم اسپیکر یہ جب تک ڈی ڈی ای پی power ڈپی کمشنر کو نہیں ملیں گے ڈپی کمشنر سے کمشنر اور کمشنر سے ڈیپارٹمنٹ یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ وہاں ٹیسٹ کسی ایک نے پاس کیا ہے۔ انٹرو یو کسی ایک نے پاس کیا ہے۔ اور آرڈر کسی اور کسی ہوتی ہے۔ شکر یہ۔

میڈم چیئرمیٹر پر سن:- مسئلہ یہ ہے کہ ویسے آپ بات کر لیں۔ ہم آپ کو موقع دیتے ہیں۔ لیکن ایک چیز آپ ذہن میں رکھیں کہ جب فنڈنگ ہے یا ان کی موجودگی میں اگر 13 تاریخ کو بحث ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ جی چلیں بات کریں بنجوا صاحب۔

وزیر یونگلہ زراعت:- میڈم اسپیکر! مسئلہ یہ ہے جو ساتھیوں نے بیان کیا۔ بھی میں آپ کو فناں کا بتاتا ہوں فناں میں تین سو پوٹھیں ہیں۔ آج بھی میری میٹنگ ہوئی ہے سیکرٹری صاحب سے کہ بھائی جب کا بینے میں آپ نے خود پیش کیا کہ جی ہر محکمے میں اتنی اتنی پوٹھیں ہیں آپ اس کو کیسے این ٹی ایس کر رہے ہیں؟۔ کہتے ہیں جی ہم لوگوں نے فصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ٹیلیفون کیا ہے حافظ باسط نے چھٹی لکھا ہے۔ کہتا ہے نہیں ہم تو اس کو کل پرسوں این ٹی ایس کر رہے ہیں۔ جس میں ڈرائیور اور چپڑا سی کی پوٹھیں ہیں۔ این ٹی ایس میں جاری ہیں۔ ابھی کل اگر کوئی **appoint** کرتا ہے اس کا ذمہ دار تو میں نہیں ہوں؟۔ میری عرض سنیں۔ میں نے وزیر اعلیٰ کو بتا دیا۔ میں نے چیف سیکرٹری کو بتا دیا۔ یہ ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے بولا ”ٹھیک ہے ہم اس سے بات کرتے ہیں“، لیکن ہو رہے ہیں۔ کل یہ تین سو آدمی **appoint** ہونگے۔ آپ مجھ سے کم از کم نہیں پوچھیں کہ جی آپ لوگوں نے کیا ہے۔ یہ خود کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی بات بھی نہیں مان رہے ہیں۔ اس کا کیا حل ہے کیا حل بتاتے ہیں؟۔ یہی بات ہے کہتے ہیں ہم تو این ٹی ایس کریں گے۔

میڈم چیئرمیٹر پر سن:- جی زمرک خان اچکزئی صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- مجید خان صاحب نے تو چیف سیکرٹری کے خلاف بہت پہلے سے ہیں۔ لیکن ابھی جو ہمارے دوست چیف سیکرٹری کے خلاف بول رہے ہیں ابھی بھی ایسے غلط بات ہے۔ چیف سیکرٹری ریٹائرڈ ہو گئے وہ چلے گئے۔ جاتے جاتے اگر کوئی ثبوت ہے تو لے آؤ۔ ان کو سزا دیو۔ بغیر ثبوت کے کسی کے پیچھے بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں بہت کرپشن کی ہو گی یہاں پر۔ جس نے بھی کرپشن کی ہے چاہے پرانے ہوں، ہمارے گورنمنٹ میں ہوں، 2002 سے لے کے یا اس گورنمنٹ میں ہوں۔ چاہے وہ چیف سیکرٹری ہو چاہے وہ کوئی منشی ہو چاہے وہ کوئی سیکرٹری ہو۔ کم از کم ان کو ثبوت کیسا تھا لانا

چاہیے۔ ہماری یہ روایت نہیں ہے کہ جب کوئی ریٹائرڈ ہوتا ہے، ہم اس کے پیچے پھر لگ جائیں، اچھا نہیں لگ رہا ہے یہ۔ میں پھر یہ کہتا ہوں اگر گورنمنٹ اتنی کمزور ہے وہ ایک چیف سیکرٹری کو نہیں سنبھال سکتا ہے۔ وہ ایک سیکرٹری کو نہیں سنبھال سکتا ہے۔ بیورو کریمی کو۔ تو پھر آپ استغفار دیدیں۔ میں آپ کو صحیح مشورہ دے رہا ہوں اگر آپ نہیں چلا سکتے یہ آپ کوئی نہیں مان رہے ہیں تو آپ پھر اس گورنمنٹ میں بیٹھے کس لئے ہو؟۔ تو پھر ہمارے نمائندے کس چیز کے ہو؟۔ لیکن اس پر ہماری جو ہے تسلی نہیں ہوتی ہے۔ کوئی لاڑکانہ نہیں نکلی ہے۔ کچھ بھی نہیں نکلا ہے۔ شروع سے ہم نے کہا تھا کہ جی این ٹی ایس کروالو۔ سارے ڈیپارٹمنٹس کا کوئی ٹیسٹ کروادو۔ ٹیسٹ کے ذریعے۔ کوئی منظر اس میں چاہیے involve ہو۔ اُس کو نہیں چھوڑا جائے۔ چاہے اس میں کوئی سیکرٹری ہو یا چیف سیکرٹری ہو۔ میں تو اپنے بھائی سے کہتا ہوں کہ چھوڑواں chapter کو close کر دیں۔ اگر پی اے سی میں آپ ان کا ثبوت لاسکتے ہو۔ ان کو ثبوت کے ساتھ پیش کرو۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں جو بھی ہوگا۔ لیکن ہمارے ساتھ میرے خیال سے یہ اچھا نہیں لگ رہا ہے کہ ہم روزانہ ان کا نام لے کے۔ یہ ہماری گورنمنٹ کی بے عزتی ہے۔ آپ کوئی کہہ کر ایک چیف سیکرٹری پورے بلوچستان میں سب کچھ رہا تھا۔ یہاں تو بہت سے لوگوں کے پیچے بچیاں لگی ہوئی ہیں appoint ہوئے ہیں 17 گریڈ میں۔ 16 گریڈ میں۔ اگر میں اس کا نام لے لوں تو کیا وہ چیف سیکرٹری نے اس کا appoint کیا۔ پوچھنا چاہتا ہوں کیا مختلف ڈیپارٹمنٹس میں جس کے سمتیج اور بھائی سارے appoint ہوئے ہیں کیا اس کو چیف سیکرٹری نے appoint کیا؟۔ پوچھنا چاہتا ہوں۔ ادھر بھی بات کریں کہ وہ کرپشن کس نے کی ہے؟۔ وہ کس نے لگایا ہے؟۔ وہ بھی چیف سیکرٹری؟۔ پھر تو ایک اچھی بات کیا کہ کسی منظر کے بھائی کو لگایا۔ کسی منظر کے رشتہدار کو لگایا ہے۔ تو پھر اس کا شکر یہ بھی ادا کر لو کہ آپ کی ساتھ تو اچھائی بھی کیا ہے۔ اگر ایک چیف سیکرٹری اس صوبے کو چلا رہا ہے۔ افسوس کی بات ہے۔ سردار صاحب! کم از کم آپ یہ سوچ لیں۔ آپ ہمارے سینئر پارلیمنٹریں ہیں۔ آپ سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس طرح open بات نہیں کریں اسے میں، ہم یہاں پر 65 ممبر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ یہی روتے ہیں کہ یہ چیف سیکرٹری۔ چیف سیکرٹری تو بیٹھے۔ آپ سارے چیف سیکرٹری نے جو کیا شاید اچھا کیا ہوگا۔ میں تو ان کے خلاف نہیں بولوں گا۔ آپ سارے ڈیپارٹمنٹ کا ریکارڈ مغلوالوکہ سارے چیف سیکرٹری نے appoint کیے ہیں۔ چار سال میں سارے کرپشن اس نے کئے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اس کے مانے کیلئے میں بالکل تیار نہیں ہوں۔ بالکل یہ ہماری تسلی اس سے نہیں ہو سکتی ہے۔ میڈم چیئرمیٹر پرسن:- زمرک خان اچھری صاحب! آپ کا point آگیا ہے بالکل--- (دخلت۔ شور)۔

یہ میرے خیال میں بحث برائے بحث جو ہے اسمبلی فلور پر نہیں ہو سکتی۔ سردار صاحب، زمرک اچکنگی صاحب۔
بہت بہت شکریہ۔ جی رحیم زیارت وال صاحب آپ حکومتی مؤقف اس پر دے دیں۔

وزیرِ حکومتہ تعلیم:- شکریہ میدم چیئر پر سن۔ point of order issue، الیں اینڈ جی اے ڈی میں تعیناتی کے حوالے سے۔ منظر صاحب یہاں نہیں ہیں۔ ان کی مؤقف سنیں گے۔ تو سننے کے بعد پھر کسی نتیجے پر پہنچیں گے۔ میں یہاں پر ہاؤس کے سامنے جو باتیں ہو رہی ہیں کہ چیف سیکرٹری جب ادھر تھا تو کسی نے بات نہیں کی۔ چیف سیکرٹری جب چلا گیا اب اس کے پیچے باتیں ہو رہی ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ چیف سیکرٹری یہاں تھا بھی ہماری وہ تھی اور میں نے اس فلور پر سارے بیٹھے تھے اس فلور پر کہا تھا کہ public representative کا یہ اختیار ہے اور جو اسمبلی ہماری ہے اور جو گورنمنٹ ہے، کیبینٹ ہے، تمام لوگ اس کے ماتحت ہیں۔ تو اب جو باتیں ہو رہی ہیں اصل میں جو مسئلہ ہے کیبینٹ میں جو فیصلہ ہوا ہے اب چیزوں کو سمجھنے اور نہ سمجھنے کی بات ہے۔ کیبینٹ میں فیصلہ ہوا ہے کہ departmental کمیٹیاں ہوں گی۔ اور وہ appoint ٹیسٹنگ سروں کے ذریعے سے لیں گے۔ یہ بات ہوئی تھی۔ اب بات یہ ہے کہ جن ڈیپارٹمنٹس میں پہلے سے کمیٹیاں بنی تھیں اور جو process ہو چکا تھا appointments کمیٹی کمیٹیوں کے ذریعے سے ہوں گی۔ جس دن یہ فیصلہ ہوا ہے اس کے بعد جو پوٹھیں ہوں گی یہ اس طریقے سے Fill-up ہوں گی۔ departmental کمیٹی ہو گی۔ اور departmental کمیٹی طریقہ کار وضع کر گی۔ اور وہ تمام اضلاع میں جہاں پوٹھیں خالی ہیں وہاں سے candidates کو موقع دیں گے۔ وہ اپنے کاغذات جمع کرائیں گے۔ ٹیسٹ وائزرویز ہوں گی۔ اور اس کے بعد اس کی appointments ہوں گی۔ اب جو مسئلہ ہے نیچے میں وہ یہ ہوا ہے کہ ایک سال سے ڈیپارٹمنٹس میں پوٹھیں پڑی تھیں۔ اور اس پر اٹھرویز اور ٹیسٹ ہو گئے تھے۔ تمام صوبے میں لوگ گئے تھے۔ اس میں وہ یہ ہوا۔ انہوں نے آڑر زیکیا ہے کہ پرانے جو ٹیسٹ وائزرویز ہو گئے ہیں وہ اس ٹیسٹ وائزرویز، کمیٹی کے ذریعے سے ہوئے۔ اور اس کیبینٹ مینٹنگ کے بعد جو بھی پوٹھیں ہیں ڈیپارٹمنٹس میں up fill ہوں گی وہ اس بنیاد پر ہوں گے۔ پیلک سروں کی پوٹھیں پیلک سروں کو جائیں گی۔ اور 15 گرینڈ سے نیچے کی جو پوٹھیں ہیں ڈیپارٹمنٹس میں ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹس کرے گی۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ کے مساوی۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ میں ایجوکیشن میں ٹیپنگ ٹاف تمام ٹیسٹنگ سروں سے اس کی تعیناتی ہوں گی۔ اور ہیلتھ کا ٹیکنیکل ٹاف جو ہے ڈاکٹر سے 17 سے نیچے کی جو ٹاف ہیں۔ اس

کی appointment ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے سے ہوں گی۔ اب یہ طے ہو چکا ہے اب نواب صاحب کے بارے میں جو بتار ہے ہیں کہ قرعہ اندازی ہوئی ہے۔ فلاں ہوا ہے۔ let them اس کو آنے دو۔ اس کے آنے کے بعد 13 تاریخ کو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ اس کے پیچھے وہ جاؤں گا۔ اس سے پوچھوں گا کہ کیا کچھ ہوا ہے۔ صحیح چیز سامنے آ جائیگی۔ ہاؤس ہے۔ اور ہاؤس کے سامنے کی قرعہ اندازی ہوئی ہے۔ لگانے کے لئے تعینات کرنے کے لئے۔ یا ایسی قرعہ اندازی کی باتیں۔ اس سے بڑی joke اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم نام ڈالیں اور قرعہ اندازی سے نکالیں۔ اور کس کے کہنے پر؟۔ پتہ نہیں۔ کون کہاں سے بول رہا ہے۔ کس کی بات سنی ہے۔ متعلقہ آدمی تو ہے نہیں۔ اور متعلقہ آدمی ہوتا تو اس کی صحیح صورتحال آپ کے سامنے لے آتے۔ آپ کے سامنے رکھتے۔ آج مجھے پتہ نہیں ہے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کا سیکرٹری یہاں ہیں یا نہیں ہیں؟۔ مطلب متعلقہ منسٹر آئیگے۔ متعلقہ منسٹر خود اس ہاؤس کے سامنے جواب دہوں گے۔ وہ خود جواب دینے کے کس طریقے سے انہوں نے کیا ہے۔ کمیٹی کی سفارش ہے، قرعہ اندازی ہے، اس کی اپنی پسند کی وہ ہے۔ جو بھی ہے وہ خود بتائیں گے thank you.

میڈم چیئرمین:- thank you so much جی۔ میرے خیال میں ایڈیشنل سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی، پنس صاحب! sorry! میں اسکو wind up کروں۔ ایڈیشنل سیکرٹری گلری میں آئے تھے۔ ابھی شاید نماز پڑھنے کے لئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی بار بار وہ ہم نے کہا ہے کہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس کے جو آفیسرز صاحبان ہیں وہ اسمبلی سیشن کے دوران اپنی حاضری کو لینے بنائیں۔ ابھی چلتے ہیں غیر سرکاری کارروائی کی طرف۔ جناب ولیم جان برکت صاحب، رکن اسمبلی آپ اپنی قرارداد نمبر 126 پیش کریں۔ پنس صاحب! آپ کو موقع دیا جائیگا پہلے غیر سرکاری کارروائی۔ یہ wind up کیا ہم نے حکومتی موقف آگیا ہے پنس صاحب! آپ قرارداد کے بعد آپ یہ point پیش کریں۔

پنس احمد علی احمد زئی:- ہم اسی پر بولنا چاہ رہے ہیں۔ اور اس وقت ہم گھٹری کو دیکھیں پونے چھنج رہے ہیں۔ اب تک ہم اپنے اجنبی ڈیپارٹمنٹ کے پنہیں آئے۔

میڈم چیئرمین:- kindly مطلب آپ اگر جتنے بھی معزز اراکین ہیں to the point چلیں گے تو پھر ہم ٹائم کو manage کر سکیں گے۔ جی ولیم صاحب قرارداد پیش کریں۔

جناب ولیم برکت:- قرارداد نمبر 126۔ ہرگاہ کہ آئینن پاکستان کے مطابق مذہبی اقلیتوں کے لئے ہر شعبہ میں ملازمتوں کے حصول کے لئے کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔ اور با قاعدہ طور پر سرکاری

ملازمتوں میں پانچ فیصد کوٹھ بھی مختص کیا گیا ہے۔ مگر عملی طور پر اس پر کم و بیش عمل کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں میں احساس محرومی بڑھتا جا رہا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ سرکاری مکملوں میں نئی بھرتیاں کرتے وقت اقلیتی کوٹھ پر تھی سے عملدرآمد کو یقینی بنانے اور ساتھ ہی متعلقہ مکملہ کے سربراہ کو جوابدہ بھی بنائے۔ نیز تمام فنی تعلیمی اداروں میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹھ مختص کرنے کے لئے بھی اقدامات اٹھائے جائیں۔

میڈم چیئرمین:- قرارداد نمبر 126 پیش ہوئی۔ کیا محکم اپنی قرارداد نمبر 126 کا admissibility کی وضاحت کریں گے۔

جناب ولیم برکت:- میڈم چیئرمین! شکریہ آپ نے مجھے اس اہم قرارداد پر اپنے اظہار خیال کا موقع دیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ آئین پاکستان میں تمام قومیوں کے لئے ان کے حقوق ان کی آزادی اس سب کا اس میں ذکر ہے۔ اور وہ اس کا ضامن ہے۔ مذہبی اقلیتیں جو اس ملک میں رہتی ہیں انہوں نے اس ملک اس صوبے کی معیشت کے لئے اس ملک اس صوبے کی شرح تعلیم کے اضافے کے لئے یہاں پر طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے جو خدمات انجام دی ہے، وہ ایک تاریخ کا حصہ ہیں۔ اور آئین میں باقاعدہ طور پر مذہبی اقلیتوں کو بھی پانچ فیصد کوٹھ ملازمتوں میں خصوصاً سرکاری ملازمتوں میں رکھا گیا ہے تاکہ وہ سرکار سے سرکار میں ان کے لوگ بھی اس خدمت کو انجام دیں وہ اس کا ایک حصہ بنیں۔ لیکن میڈم چیئرمین! جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں بقدمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو لوگ اس کا کرتا دھرتا ہوتے ہیں جو ان اداروں کے مکملوں کے سربراہان ہوتے ہیں وہ نیک نیتی سے اس کام کو نہیں کرتے۔ ابھی آپ کے سامنے یہ بہت ساری بحث ہوئی اس بات پر۔ ہوتا یہ ہے کہ کسی بھی مکھے میں ہمارے صوبے میں اگر بیس جونیئر کلرکس کی ضرورت ہے تو مکھے کے لوگ یا اس کا سربراہ یا کوشش نہیں کرتا ہے کہ ایک وقت میں وہ اس کو مشتہر کر دیں۔ وہ اس کو process میں کرتا ہے، اس کا ٹکڑے کرتا ہے دس، دس کریگا تو اقلیت کی نشست نہیں نکلے گی۔ اقلیت کی نشست اُس وقت ہی نکلے گی جب وہ بیس پوسٹ کا اعلان کریں۔ اور اس وجہ سے ہمارے جتنے بھی سرکاری مکملہ جات میں اس کے اسامیوں کے لئے اشتہار دیئے جاتے ہیں اس میں یہ سلسلہ کیا جاتا ہے۔ ابھی آج ہی میں نے خود بھی جا کے جیسے ہمارے ساتھیوں نے بتایا ہے میں بھی ایس اینڈ جی اے ڈی کے اس شعبہ میں گیا۔ اگرچہ میں اس کمیٹی کا اسٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین ہوں اور مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا کہ ایک سو چالیس (146) نائب قاصد بھرتی کئے گئے ہیں۔ اور اس 146 میں انہوں نے اس پانچ پرسنٹ کوٹھ کو ٹکرائی ہے کیا۔ میڈم چیئرمین گزارش یہ ہے کی جس طرح اکثریتی یوروزگار

نوجوانوں میں ملازمتیں نہ ملنے سے مایوسی اور بے چینی ہے بالکل اسی طرح ہی اقلیتی نوجوان جو اپنے ہاتھوں میں ڈگریاں لیکر پھرتے ہیں، وہ بھی اسی طرح مایوس ہیں۔ تو پھر اس کا حل کس طرح سے نکلے گا؟۔ آپ کے شاید علم میں ہوگا کہ دو سال پہلے بھی میں نے الیکٹریکی قرارداد اس ایوان میں پیش کی تھی۔ اور تنام ہاؤس نے متفقہ طور پر اس کی منظوری دی تھی۔ لیکن جس طرح دوسری قراردادوں کا حال ہوتا ہے اس پر بھی کوئی اس کا ثابت نیچہ آج بھی آپ دیکھ رہے ہیں جو ہم رونا رور ہے ہیں کوئی نہیں نکلا ہے۔ تو میری اس ایوان سے درخواست ہے کہ ہم تمام جو ہمارے محکمہ جات ہیں ان کے سربراہوں کو سیکرٹریز کو چیف سیکرٹری کو یہ پابند کریں کہ جب آئین ایک چیز کی اجازت دیتا ہے۔ جب آئین آپ کو کہتا ہے کہ وہ طبقہ جو کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو یہ مراعات دی جائیں گی۔ تو یا تو اس مراعات کو ختم کر دو، آئین میں یہ شق کو ختم کر دو۔ جب ہے تو پھر ہمیں یہ دینا ہوگا۔ اور اگر نہیں دینا ہوگا تو ہم اسی طرح چیختے چلاتے رہیں گے۔ میڈم چیئرمیٹر پرن! اس کے ساتھ ہی میں یہ نہ ارش کروں گا کہ پروفیشنل جو تعیینی ادارے ہیں ہمارے صوبے میں اس پر میں تھوڑا بتانا چاہتی ہوں اور میں اس موجودہ حکومت کو یہ کریڈٹ دیتا ہوں کہ ان کے دور میں کم پروفیشنل تعلیمی اداروں میں اضافہ کیا گیا ہے اور الائی میں تربت میں خضدار میں میڈیکل کالج بنے ہیں اس سال سے ان میں تعیینی سلسہ شروع ہوگا اور میرے شنید کے مطابق اس میں بچپاس، بچپاس طالب علم جو ہیں ان کو داخلہ دیا جائیگا۔ میں محترم ہمارے دوست صوبائی وزیر صحت یہاں موجود نہیں ہیں میں نے ان سے اس پر بات چیت کی ہے اور انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم اس کو ٹکے کے مطابق دو، دو سیٹیں ہر جگہ پر کھیں گے تینوں ان کالجز میں۔ لیکن یہاں میں ایک بہت بنا دی لفظ کی طرف تمام ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج اور انجینئرنگ یونیورسٹی خضداران میں ہر سال سو سے زیادہ صوبے کے طالب علموں کو داخلہ ملتا ہے۔ ہر سال۔ آپ اس کی prospectus اٹھا کے دیکھئے اس میں صرف ایک نشست جو ہے اقلیت کے لئے ہے۔ تو ادھر کہا جاتا ہے یہ میراث وہاں کہاں جاتا ہے یہ کوئی سسٹم ایک واحد بلوچستان ٹیکنا لو جی کالج ہے وہ پانچ پرسنٹ کو ٹکے کے مطابق اقلیتی طلباء کو بھی اس میں داخلہ دیتا ہے۔ تو میری اس ایوان سے اس ہاؤس سے درخواست ہے کہ ہم اقلیتی طالب علموں کو بھی باقاعدہ طور پر ان کالجز میں ان یونیورسٹیز میں کو ٹکے کے مطابق جو ہے ان کی نشستیں ان کو دیں۔ تا کہ یہ طبقہ جو کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں وہ اس تعلیم کو حاصل کر کے اکثریت کے ہم پلہ ہو کر اس صوبے کی اس ملک کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔

میڈم چیئرمیٹر پرن:- thank you so much جی ڈاکٹر شمع قرارداد سے متعلق، جی جی۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ:- میں یہ صحیح ہوں چونکہ ایک بہت اہم نوعیت کی قرارداد ہے اور اقلیتی برادری

جو ہے ہمارے ساتھ صدیوں سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کا جینا مرنا کھانا پینا سب کچھ جو ہے ہمارے ہی ساتھ ہے۔ تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جوان کی بات ہے کہ آج جو ہے مطلب one percent بھی جو ہے ہمیں پروفیشنل کا لجز میں نہیں دیا جاتا ہے۔ تو یہ تو سراسر زیادتی ہے۔ چاہے وہ ملازمت ہے یا وہ کوئی انسٹیٹیوٹ ہے جہاں پر ایجوکیشن ہے یا ہیلتھ ہے۔ چونکہ یہ ان کا حق بتتا ہے۔ اور جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ دوسال پہلے بھی میں لیکے آیا تھا تین سال پہلے بھی میں لیکے آیا تھا میڈم چیئرپرسن! یہاں پر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر قرارداد تو آ جاتی ہے بہت اہم نوعیت کی قرارداد بھی آئی ہیں۔ جس طرح ہمارے پنس بھائی نے کہا کہ جس طرح ہم سبزیوں پر ایک قرارداد لیکر آئے تھے۔ اگر آپ کو یاد ہو گا کہ جو گندی سبزیاں اُگائی جاتی ہیں مطلب ابھی تک ہمیں اس کا کوئی جواب بھی آج تک نہیں ملتا ہے تو بہت سی ایسی قراردادیں ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں جس طرح ایک اہم نوعیت کی قرارداد ہے اس پر اگل implement ہو جائے اور ان کا جو کوٹھ مختص ہے وہ Five percent وہ ان کو مل جائے تو یہ جو ایک نفرت کی فضاء جو پھیلی ہوئی ہے یہ شاید ختم ہو جائیگی۔

میڈم چیئرپرسن:- جی امیتا عاصمہ:-

محترمہ امیتا عرفان:- شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ میں ولیم برکت صاحب کی اس قرارداد کی میں پڑھ رحمایت کرتی ہوں۔ میڈم اسپیکر! آپ جانتی ہیں کہ بیروزگاری جو ہے اس کا مسئلہ حد سے زیادہ تجاوز کر گیا ہے۔ اور Jobs نہ ملنے کی وجہ سے پڑھے لکھے بچے بھی وہ محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنی جائز ضروریات پوری کرنے کے لیے ناجائز کام اور راستوں پر وہ چل پڑے ہیں۔ میڈم اسپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ پچھلے ورکر زکنوں میں بھی اس بات کا point میں نے اٹھایا تھا لیکن اس پر کوئی implementation نہیں ہو سکی۔ اور ہم 5 فیصد کوٹھ جس کو ہم کہہ رہے ہیں اگر آپ بلوچستان کا حساب لگائیں اور پڑھے لکھے students کی تعداد دیکھیں تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اس پر implementation نہیں رہی۔ اگر اس پر غور کیا جائے اور اس کو قیمتی بنا کیں تو میرا خیال ہے کہ ہمارے بچوں میں بے چینی جو ہیں وہ کافی حد تک کم کی جاسکتی ہے۔ میں پھر ایک بار اس ایوان سے اور سی ایم صاحب سے اس بات کے لیے کہوں گی کہ اس کا implement کریں اور ولیم بھائی نے جتنے بھی باتیں اس میں کہی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں۔ کہیں پر بھی ہماری کوئی بچے کسی بھی job پر کہیں پر بھی appoint نہیں ہو رہا ہے۔

میڈم چیئرپرسن:- جی ڈاکٹر حاما چکری صاحب۔ thank you so much

وزیر یحکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ولی ڈی اے:- میڈم اسپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں

بولنے کا موقع دیا۔ میں اس قرارداد کی پروزور حمایت کرتا ہوں جو ہمارے معزز رکن نے لے کر آیا ہے بلکہ اس کو بہت serious لینا چاہئے۔ ہم تو اس موقف کے ہیں کہ یہاں پر نہ مذہب کے نام پر گورنمنٹ کا موقف پیش کرنے کے لیے پشتو نخواہی عوامی پارٹی کا موقف ہم کسی رنگ، نسل، زبان، فرقہ، مذہب، عقیدہ، اسکو ہم اپنے اسمیں قطعاً نہیں لانا چاہتے ہیں کہ فلاں کے discrimination ہو۔ یہ جو بنیاد گردی اور جہاد کے نام پر فساد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اس میں تو پیچارہ سنی بھی کافی declare ہوا ہے۔ اور شیعہ پیچارہ بھی کافی declare ہوا ہے ایسے ماحول میں۔ یہ ہمارا ٹھیٹ ہے۔ تمام ایوان کے ممبران کے لیے پشتوں، بلوچ کے لیے minority کے ساتھ اور بالخصوص minorities کے ساتھ بالعموم اور کر سچن کمیونٹی کے ساتھ بالخصوص جو غیر انسانی عمل ہو رہا ہے۔ جو غیر انسانی ان کو ایک عجیب طبقہ سمجھ کر اور پتہ نہیں کیا گیا۔ اس تمام چیزوں discouraged کرنے کے لیے کہ اس ملک میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سب بھائی بھائی ہیں۔ اور ان کے کوٹھ سٹم میں 5% میں بھی مشکلات حائل ہیں کہ جی اگر دس پوٹھیں ہوئیں تو 5% کتنا ہو گا۔ اگر 20 ہوئے ان تمام مشکلات کو پیٹھ کر حل کیا جائے کہ how to approach کیا جائے کہ کدھری پانچ، پچاس وہ آجائے کہ پوٹھیں تو ہم ان کو اڑھائی پوٹھیں دے دیں گے یا اگر 100 آجائیں تو ہم پانچ دیدیں گے۔ معزز رکن تو اس قدر نا امید ہوا ہے کہ بھائی ڈیڑھ سو میں بھی ہمیں نہیں ملتا ہے۔ اس کی ہم بدترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ condemn کرتے ہیں کہ جی اگر ہم واقعی اس ملک میں اسلامی پابندی اور مساوات کی وہ کرتے ہیں۔ اگر اس پر عمل کرتے ہیں۔ تو ان کی ہروہ کمی پوری کی جائے۔ نہ صرف سرو سز میں۔ جس طرح بھی ہے ان کی تمام اس کو rectify کیا جائے۔

میڈم چیئر پرسن:- thank you so much زیارت وال صاحب! پہلے اپوزیشن بات کرے پھر آپ windup کریں۔ جی زمرک صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچنزا:- میں صرف اس میں دو چیزیں میں ان کی جو قرارداد ہے اس لحاظ سے توحیث کرتا ہوں لیکن ان کوٹھ دینا چاہیے لیکن open merit system میں یہ آتے ہیں نہیں آتے ہیں پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے۔ اور اس کے بعد پھر اس پر غور کرنا چاہیے گورنمنٹ کو کہ روڑ میں کیا ہے۔ کیا گنجائش ہے۔ دیکھو ادھر۔ ٹھیک ہے وہاں پر اقلیت کے اپنی سیٹیں بھی ہیں بیٹھتے ہیں۔ یہاں پر اور اس میں جو ہوتے ہیں کوئے کا اس system ہوتا ہے کہ کوٹھ تو پھر کس طرح مختص ہیں کیا ہے روڑ میں کیا ہے مطلب آئین کے مطابق آئین ہمیں کیا کہتا ہے یا کس نے کیا ہے کتنا کیا ہے کوٹھ تو مختلف مطلب categorywise مطلب معذوروں کے لیے

بھی ہوتا ہے سب کے لیے ہوتا ہے۔ یہاں وہ ہے عملدرآمد نہیں ہورہا ہے۔ ذرا بتائیں open merit میں ان کی گنجائش ہیں۔ یہ لوگ آسکتے ہیں open merit میں بھی کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ مقابله یانہیں کر سکتے ہیں۔ لہذا اس سے ہٹ کر ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اس طرح کا اگر کوئی آتا ہے یہاں پر ہیں لیکن یہ زیارت وال صاحب اگر تھوڑا سا واضح کر لیں کہ اس میں کیا ہے۔

میڈم چیئر پرسن:- جی جی گلیو صاحب جی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو:- یہ نیرے colleague کی جو قرارداد ہے قرارداد نمبر 126 ہمارے ولیم جان برکت صاحب نے لایا ہے۔ یہ بالکل میں اس قرارداد کی میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے بالکل اس کی حمایت کرتا ہوں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک چیز جو آئین میں منقص ہیں کہ اقلیتوں کو پانچ percent ملیں۔ مجھے سمجھنہیں آتی ہے کہ جب آئین پاکستان کی اس میں تمام چیز موجود ہیں اس کے باوجود ان کو نہیں مل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے اقلیتی برادری کے لیے بالکل سراسر ایان کے ساتھنا انصافی ہیں۔ اور ہمارے بلوچستان میں کافی اقلیتی برادری ہمارے حلقوں میں بولان میں، کچھی میں رہتے ہیں اور یہ بہت ہی اچھے لوگ ہیں۔ اور ہمیشہ جو بھی ہمارے functions ہوئے ہیں 23 مارچ 14 اگست ہمیشہ انہوں نے ہمارے جیسا انہوں نے ساتھ دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں جو چیز یہاں آئین پاکستان میں منقص ہے انکے لیے آپ اس پر اپنیکر صاحب رونگ دیں کہ وہ اس پر عمل ادا implement کریں۔ thank you.

میڈم چیئر پرسن:- جی جی زیارت وال صاحب اس کو۔

جناب عبدالجید خان اچکزی:- میڈم چیئر میئر point of order

میڈم چیئر پرسن:- جی عبدالجید خان اچکزی صاحب۔

عبدالجید خان اچکزی:- میں ایک بات خالی کھوں گا۔

میڈم چیئر پرسن:- مختصر بات کر لیں آگے بہت پوری کارروائی پڑی ہے جی۔

عبدالجید خان اچکزی:- ٹھیک ہے حق تلفی تو اپنی جگہ آپ اندازہ لگائیں کہ خالی کوئٹہ شہر میں مسلم خاکروب کے نام سے بھرتی کیا گیا ہے یعنی کوئٹہ شہر میں مسلم خاکروب کہتے ہیں کہ ہم کام نہیں کریں گے۔

میڈم چیئر پرسن:- جی عبدالجید بھائی continue کر لیں، جی بالکل۔

عبدالجید خان اچکزی:- اچھا دوسری مذاق کی بات یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کام نہیں کرنا ہے ہم نے پانچ وقت کا نماز باجماعت پڑھنا ہیں اچھا باجماعت۔ جماعت میں بھی وہ کام نہیں کرتے ہیں مسلم خاکروب۔

مطلوب لورالائی کے لوگ سبیلہ میں مسلم خاکروب کے نام سے بھرتی ہوئے ہیں۔ کوئی شہر میں پوزیشن یہ ہے ایجوکیشن کا کوئی پتہ نہیں ان بیچاروں کو ملے گا۔ انہیں ملے گا، پہلے تو ہم اس مسلم خاکروب سے ہماری جان چھڑایں

-please

میدم چیرپسن:- thank you so much جعفر خان صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے اس کے بعد زیارت وال صاحب اس کو up wind کر دیں گا۔ جی۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر محکمہ مال و رہ انسپورٹ) نے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ میدم۔ قرارداد جو آج آئی ہے واقعی اہمیت کی حامل ہے۔ اور آئین پاکستان میں اس کی ضمانت ہے پانچ percent کوئی ان کے لیے مختص کر دیا جائے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اوپن میرٹ میں بھی ان کو کوئی قدغن نہیں ہیں۔ اوپن میرٹ میں بھی آسکتی ہیں۔ یہ تو نہیں ہے کہ this is pressurized a بھی جیسے ابھی اسمبلی میں پر open seat بھی آسکتے ہیں، اس کے لیے ہوتا ہے۔ پہلے صرف seats ہوتے تھے open base پر بھی نہیں آسکتے ہیں۔ ہاں اس میں ایک وہ ہے جیسا ابھی ہمارے بھائی نے بتایا ویم صاحب نے کہ 20 سے کم کوئی ہوتا ہے۔ اس کو آپ پھر 5% کس طرح مختص کیا جائے۔ اس کے لیے ایک mechanism بنایا جائے ڈیپارٹمنٹ۔ جیسے پر موشن کوئی کے لیے ایک mechanism ہے جسے powerfull ایک مرتبہ ان کو نہیں آیا تو اگلی مرتبہ وہ count کر کے دوسری مرتبہ ان کے لیے وہ بنادیا جائے یا ادھر Special conditions ہوں ان کے لیے رکھ لیے جائیں یہ ہیں plus یہ جو a specialized special جو ہم لوگوں کا میرٹ کے ہیں اس میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے لیے نہیں کر سکتے ہیں۔ جیسا Medical seats ہیں seats engineering ہیں۔ جیسا seats medical ہے۔ ابھی زیارت وال صاحب سے بھی یہ بات ہو رہی تھی ادھر ہمارے لیے شاید ممکن ہی نہ ہو کہ ہم مداخلت کر سکیں۔ کیونکہ ہمیں تجربی ہے حکومتوں میں بار بار ان چیزوں پر ہم غور کر سکیں کہ How can insert something insert something۔ اسیں چیف منسٹر بھی کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ تو منسٹر کیا ہو گا۔ وہ مشکل پڑے گی۔ اس میں ایک اور ایک یہ جو جیسا ابھی میرے بھائی نے بتایا۔ کہ مسلم خاکروب۔ یہ تو انتہائی زیادتی ہے۔ مطلب بڑا سخت کام ہے خاکروب کا۔ وہ ایک اقلیتی برادری کر رہے تھے، اور اسی پرانا کا گزارہ تھا۔ وہ بھی ہم نے تنخواہ لینے کے لیے دوسرے بھرتی کر دیئے۔ کم از کم آج جو شہر کی صفائی کا ذکر ہو رہا ہے جب آپ نے سارے اپنے بھائی، بیٹی، بھتیجی خاکروب کی پوسٹوں پر بھرتی کر لیں تو صفائی کون کریں گے؟۔ وہ بھی میں

کہتا ہوں بڑا سخت کام ہے عام لوگ نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم لوگوں نے صرف ہر چیز کو بالائے تاک رکھ کر کے۔ ابھی ہمارے ہاں اسکولوں میں جو ہیں خاکروب کا جو پوسٹ ہوتے ہیں اپنے رشتہ داروں کو بھرتی کر لیتے ہیں۔ ہم لوگ آج نہیں وقت سے۔ جو ادھر DEO وغیرہ یہ ہوتے ہیں یہ ضروری نہیں زیارت وال صاحب بھرتی کر رہے ہیں۔ اُس نے میرا خیال میں بھرتی بھی ابھی تک نہیں کیا ہوگا۔ لیکن ایک چیز ہے اس چیز کو observe کرنا انتہائی زیادہ ضروری ہے کہ specialy جدھر خاکروب کا پوسٹ ہو جو خاکروب ہو، اگر مسلمان خود جھاڑو اٹھاتا ہے یا ہمارے لوگ ہمارے جھاڑواٹھاتے ہیں نالی صاف کرتے ہیں با تحریم صاف کرتے ہیں گٹھ صاف کرتے ہیں تو بیشک۔ لیکن اگر تxonah دینے کی مد میں ہیں ان کے بھی حق تلفی ہوتی ہیں۔ اور اسی سے آج جو اسمبلی کا ایک ذکر تھا کہ شہر کی صفائی نہیں ہے۔ صفائی کدھر ہوگی؟۔ بولتا ہے آپ کے تو سارے پہلے زمانے میں اگر آپ کو یاد ہو ہمارے گھروں کے سامنے روزانہ صفائی ہوتے تھے۔ آج کل تو ماشاء اللہ اس کو کہہ دو کہ جھاڑواٹھاؤ۔ بولے گا جاؤ خود اپنا جمداد رلاو میں نہیں صاف کروں گا۔

میڈم چیئرمین:- thank you so much جسی پر نس صاحب۔

پنس احمد علی احمد زئی:- چیئرمین پر thank you۔ جو پیش کی گئی ہے۔ ٹیبل کی گئی ہے ولیم برکت صاحب نے کہ اقلیتوں کو کوٹھ دینے کے سلسلے میں۔ جو بھی محروم طبقہ ہے یا جو وہ طبقہ معاشرے میں اپنی اکثریت نہیں رکھتا۔ اپنی برتری نہیں رکھتا۔ اُس طبقے پر جو ہے نظر ثانی، اُس پر توجہ لازمی ہے۔ اب جس طرح سرکاری ادارے ہیں۔ اس پر ذکر سرکاری اداروں کا ہے۔ تعلیمی درسگاہوں کا ہے۔ دیگر فنی تعلیمی اداروں کا بھی ذکر ہے اس resolution میں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کابینہ، کینٹ، مسٹر اور انکے سیکرٹریز اور کابینہ یہ میں کراگر یہ ایک تعین کر لیں determine کر دیں۔ ایک پالیسی بنادیں کہ جی اقلیتوں کیلئے ہم مخصوص جو ہے نشستیں رکھتے ہیں۔ اب جس پر 5% کا ذکر ہے۔ اب مثلاً اگر 100 پوٹھیں آئی ہیں۔ اگر first-phase میں 5 پوٹھیں announce ہوتی ہیں۔ تو 5 پوٹھیوں میں تو ولیم صاحب کو کہیں نہیں ملے گا انکو کچھ بھی۔ اس طرح سارا سلسلہ جو ہے out ہو جائیگا۔ چلا جائیگا۔ لہذا ایک mechanism بنایا جائے۔ نہ صرف کہ اس پر اقلیت میں کہتا ہوں کہ اس میں کلب کر کے خواتین اور خاص طور پر handicap جو معدود طبقہ ہے یہ بھی بہت بڑا طبقہ ہے۔ یہ ملا کے کلب کر کے اقلیت کے ساتھ جو ہے مل کر میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ طبقہ ہے جو neglect ہو جاتا ہے۔ یہ نظر انداز نہ ہو۔ بلکہ گورنمنٹ جو ہے اس پر ایک اپنی پالیسی بنائے۔

میدم چیز پر سن:- بہت بہت شکریہ جی۔ بلکل آپ کا point آگیا ہے۔ Thank you so much۔ زیارت وال صاحب بہت ہی مختصر اگر آپ اسکو conclude کر لیں۔ کیونکہ اس پر بحث کافی زیادہ ہو گیا۔ سردار صاحب آپ نے بات کی؟ زمرک خان بھائی آپ کو دوبارہ موقع میں نہیں دو گئی۔ بلکل بھی نہیں۔ آپ نے بات کی ہے۔

انجینئر زمرک خان اچجزی:- ایک منٹ میں ولیم جان برکت سے ایک چیز سے اختلاف کرتا ہوں کہ یہ جو کوئہ سسٹم ہے۔ جس کو وہ سسٹم کے تحت آپ آئے ہیں۔ انتام میدم آئی ہوئی ہیں۔ یہاں پر 20 لاکھ کی آبادی ہے کوئہ میں۔ تو اگر 5% کوئہ ہوا نکا تو یہاں پر ایک لاکھ اقلیت کی آبادی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ایک چیز کی یہ مخالفت کریں کہ یہ جو مخصوص سیٹ پر آتے ہیں۔ کم از کم ان لوگوں کا جو حق ہے وہ تو ختم ہو گیا۔ جس طرح پہلا سسٹم تھا۔ کم از کم open کر کے یہ ووٹوں کو وہ کہہ دیں کہ open منتخب ہونا چاہیے۔ پارٹی بنیاد پر ہوں۔ پشتو نخواہ انکو نکل دیں۔ انکو مسلم لیگ دیدیں۔ ابھی وہ آئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر ایک لاکھ لوگوں کو مان ہی نہیں رہے ہیں۔ کہ جی یہ ہمارے مجرم ہیں۔ کم از کم وہ ایک لاکھ ووٹ تو ڈالنا چاہیے کہ نہیں چاہیے۔

میدم چیز پر سن:- Thank you so much۔ جی زمرک خان صاحب! بہت بہت شکریہ۔ جی سردار صاحب kindly, request اپنے point-of-view پیش کریں۔

سردار عبدالرحمن کی تھران:- ایسا ہے کہ یہ جو ولیم برکت لے آیا قرارداد۔ اچھی قرارداد ہے۔ اس میں جو بنیادی طور پر کوئی نہیں جا رہا ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ سُنا تا ہوں۔ میرے گھر میں کام کرتا ہے کرامت نام ہے اسکا۔ لیکن مساوائے میرے اسکو کرامت کوئی نہیں کہہ سکتا ہے۔ کسی نے اگر اسکو کہا کہ کرامت۔ تو اس وہ پھیل کر چلا جاتا ہے کہ۔ مطلب پوری میری family اسکو انکل کے نام سے بلاتی ہے۔ اگر کسی نے انکل نہیں کہا تو وہ گڑ بڑھتے ہے۔ تو پھر اس دن کام نہیں ہو گا۔ میرا بیٹا آیا ہوا تھا۔ مجرب ہے آرمی میں۔ اس نے شاید اسکے ساتھ 2 باتیں کیں۔ میں جب نکلا تو دونوں کا جھگڑا ہو رہا تھا۔ تو اس نے کہا ”میں کام نہیں کرتا ہوں۔ سن جھالو خود جھاڑو سن جھالو“۔ تو میں نے بیٹے کو سمجھایا۔ میں نے کہا ”یہ بڑے نازک ہستی ہیں انکو چھیڑو مت“۔ خیر گزارش یہ ہے میدم! کہ ہمارے فاضل دوست نے کہا کہ مسلمان لگائے گئے ہمارے دور میں۔ جمیعت کے دور میں Education Minister بیٹھا ہوا ہے چیلنج پر کہہ رہا ہوں۔ اور ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ throughout Balochistan میں جتنے بھی ہائی اسکول ہیں ان میں sweep کی

پوٹھیں ہیں۔ وہاں پر سارے مسلم لگے ہوئے ہیں۔ یہ آپ بھی تسلیم کریں گے۔ وہ بھی تسلیم کریگا ایک بات۔ دوسرا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے پستہ ہیں لیکر کوہ سانپ گزر گیا۔ اس وقت جو کار پوریشن میں بھرتیاں ہوئی ہیں، پی کے میپ اُسکے worker لگے ہوئے ہیں۔ میرے گھر پر میں نے بُلایا تھا صفائی کیلئے۔ سارے مسلم آئے۔ (مداخلت۔ شور)۔

میدم چیئر پرنس:- ہاں جی۔

محترمہ انتیا عرفان:- میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم ہر پوسٹ کی، ہر ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں پر صرف خاکر و ب اور سوپر زکی بات نہیں ہو رہی۔ اسکو بار بار highlight کیا جا رہا ہے۔ please۔ سردار عبدالرحمن کھیتران:- نہیں نہیں۔ سو ناں! ہم سپورٹ کر رہے ہیں۔ آپ مجھے تھوڑا آگے چلنے دیں میں آپکو سپورٹ کر رہا ہوں۔

میدم چیئر پرنس:- انتیا صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ وہ اپنی بات کر لیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- تو آپ نے اٹھا کر ایک چیز، ایک کام۔ اسلام کی رو سے بھی کوئی کام میں کوئی قدغن نہیں ہے۔ مسلمان بھی کر سکتا ہے۔ کر سچن بھی کر سکتا ہے۔ یہودی بھی کر سکتا ہے۔ ہر بندے کو۔ اس میں ہم لوگوں نے انکو مخصوص کر دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ جو کام، جو کرنا چاہے۔ میں نائی کا کام جانتا ہے۔ میرے لیئے فخر ہونا چاہیے کہ میں skill hand ہوں۔ میں موچی کا کام کر سکتا ہوں میرے لیئے فخر ہو گا۔ تو یہ آپ اسکو کہ جی مسلم۔ کام لیں۔ اب میرے پاس لٹیں پڑی ہوئی ہیں میدم چیئر مین! اسی کار پوریشن میں 17 سو 18 سو آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔ اور 90% اس میں مسلم ہیں۔ اب جو میرے صاحب پی کے میپ کا بیٹھا ہوا ہے۔ تو ان چیزوں کو چھوڑیں۔ ہم نے ایک جگہ کو خوبصورت بنانا ہیں۔ اور یہ اقلیت کا کہہ رہا ہے ٹھیک ہے۔ جیسے جعفر خان نے کہا کہ open merit پر آئیں نہیں نہم اللہ اور plus handicap اقلیت۔ کوئی بھی اقلیت ہے نا ان کر سچن۔ اقلیت میں ہندو بھی ہیں۔ سکھ بھی ہیں۔ ماشاء اللہ نواب بگٹی صاحب نے ڈیرہ بگٹی میں جتنے بھی ہندو تھے، انکو سکھ بنا دیا majoritی seat ہو گئی تھی ادھر۔ وہ سکھ کی سیٹ تھی۔ تو یہ قدغن نہیں ہوئی چاہیے۔ ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ سپورٹ کرتے ہیں کہ انکو آگے لا لیں۔ minorities ہیں جو بھی ہیں۔ اور اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ اب handicapped plus handicap کی پوزیشن یہ ہے میدم چیئر پرنس۔ آپ بھی بیٹھی ہوئی تھیں women میں یہ ہوا۔ اس میں اس کیلئے کوئی خانہ ہی نہیں رکھا گیا۔ ووٹ کے حق سے محروم۔ یہ تو انکے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔ انکے لیے اپیشل ایک قانون سازی ہو۔ جیسے جعفر خان نے کہا ان کیلئے ایک فائل

لائیں۔ working paper بنے۔ ہم سپورٹ کریں گے Thank you۔

میدم چیئر پرسن:- بہت بہت شکریہ سردار صاحب۔ جی رحیم زیارت وال صاحب آپ اگر اس پر مختصر بات کر لیں۔ اس کے بعد پھر، جی رضا صاحب! آپ اس پر حکومتی موقف دیں گے؟ sorry۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور:- میرے خیال میں میں اس قرارداد کے حوالے سے ولیم صاحب کے اس قرارداد کے حوالے سے انکو support کرتا ہوں۔ لیکن اس میں جیسے پنس علی صاحب نے فرمایا۔ کوئی صرف اقلیت کا نہیں ہے۔ women کوئی بھی ہے۔ ہمارے خواتین کیلئے بھی کوئی ہوتا ہے۔ اور 2% کوئی ہمارے معدوروں کیلئے بھی ہیں۔ تو اس کوئی کو ایک جو سب سے مشکل ہمیں پیش آ رہی ہے جسکا تھوڑا سا ذکر پنس علی صاحب نے بھی کیا۔ درحقیقت جہاں بھی پوستیں نہیں ہیں۔ ہم کسی بھی department کے اُس موجودہ strength کو نہیں دیکھتے۔ 5 پوستیں advertised کرتے ہیں۔ 10 پوستیں advertised کرتے ہیں۔ جب 50 پوستیں advertise ہوتی ہیں تو معدوروں کا ایک آدمی آتا ہے۔ اگر 20 پوستیں Balochistan advertise ہوتی ہیں تو اقلیت اور خواتین کی ایک پوست آتی ہے اس میں۔ یہ promotion and transfer rules 2009 نے۔ مخصوص سیٹ کیلئے 5% کوئی مختص کیا ہے۔ معدوروں کیلئے 5 فیصد کوئی مختص کیا ہے، لیویز کیلئے۔ اور 5% کوئی minority کیلئے۔ تو ایک چیز جو ensure کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس میں اگر Qualification کسی جگہ ہمارا appointment آتا ہے criteria کا۔ اُس پر ہم اُس criteria پر، اُس ٹینکنیکل پوسٹوں پر آنا اسکو ضروری ہے۔ اُس criteria کو پورا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ البتہ یہ ensure کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ کوئی پر آتا ہے تو پھر ان کا کوئی مقرر کیا جائے۔ اور اُس strength پر کوئی مقرر کیا جائے جس ڈیپارٹمنٹ میں جتنے لوگ موجود ہیں already۔ تو اس حوالے سے میں اس قرارداد کو سپورٹ کرتا ہوں۔ اور آرٹیکل کے ساتھ ہمارے constitution میں بھی ہے۔ جو اس کو سپورٹ کرتا ہے کسی حد تک۔ لیکن ہم اُس میں زیادہ detail میں نہیں جائیں گے لیکن آپ اگر اسکی کوئی کمیٹی بناتے ہیں Thank you۔

میدم چیئر مین:- بہت بہت شکریہ جی۔ زیارت وال صاحب۔

وزیر مکملہ تعلیم:- شکریہ میدم چیئر مین۔ جو قرارداد اس وقت ایوان کے سامنے ہے۔ بنیادی طور پر میں

اُسکو ایسا لے رہا ہوں، جو ہر ہاں کو discrimination کے نام پر نسل کے نام پر۔ رنگ کے نام پر، سرے سے ہونا ہی غلط ہے۔ ہم جمہوری لوگ ہیں۔ جمہوری روایات کے تحت سب کو یہ حق ملنا چاہیے۔ اور ہمارے دوست کہتے ہیں کہ نوٹیفیکیشن ہے provincial government کی ہے اور federal government کی بھی ہے۔ لیکن انکے پاس نہیں ہے۔ انتیا صاحب بھی بیٹھی ہیں اور ولیم برکت صاحب بھی موجود ہیں۔ انکے پاس وہ نوٹیفیکیشن نہیں ہے۔ اگر نوٹیفیکیشن ہے تو نوٹیفیکیشن پر عملدرآمد کرنے کی بات ہے۔ یہاں پر last ہے جو انہوں نے لکھا ہے نیز تام فنی تعلیمی اداروں میں۔ میڈیکل ہے، انجینئرنگ کی جو سیٹیں ہیں اس میں اقلیتوں کیلئے 5% کوٹھ۔ اُسکی بات انہوں نے کی ہیں۔ باقی جو بھی ہے ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔ یہ جو 5% کوٹھ ہے اسکو یکھنا پڑیکا کہ یہ جب ہم میرٹ پر جارہے ہیں۔ تو اس میرٹ کو اس حوالے سے ہم کیسے violate کر سکتے ہیں؟۔ اور ہماری کوشش یہ ہوگی کہ تمام صوبے میں میڈیکل و انجینئرنگ اور اس قسم کی جو پوسٹیں ہیں وہ میرٹ پر چلی جائیں۔ اول provincial merit ہو۔ جیسے کہ Public Service Commission کے بعض پوسٹیں provincial merit کے ہوتے ہیں۔ تو Provincial merit سے ہی ہم بہتر سے بہتر candidate ہم لاسکتے ہیں۔ اور ہمارا جو کام جسمیں مختلف رکاوٹیں ہیں۔ اس میں بعض لوگوں کی نااہلی شامل ہیں main resource ہماری نہیں ہے۔ تو اس پر ہمیں جانا ہوگا۔ اس کو ہم دیکھتے ہیں۔ باقی جو قرارداد ہے اگر نوٹیفیکیشن موجود ہے ہم اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔ اور اگر نوٹیفیکیشن وہ کہہ رہے ہیں کہ Federal کی بھی نوٹیفیکیشن ہے اور provincial کی بھی ہے۔ اب انکے پاس نہیں ہے۔ اگر وہ موجود ہے تو اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔ اس میں دوسری بات اور ہے نہیں۔ اب جو کچھ طے ہو چکا ہے۔ اُسکو یہ ensure کرتے ہیں کہ فیڈرل سے وہاں کتنا عملدرآمد کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں۔ صوبائی حکومت کی حیثیت سے ہم اسکو ensure کرواتے ہیں کہ اس پر اگر یہ نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے تو اس نوٹیفیکیشن پر جو بھی ہے اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔ تو قرارداد کی اس صورت میں وہ نہیں ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں اور کل S&GAD سے یہ نوٹیفیکیشن بھی ملتے ہیں۔ اور جو بھی departments ہیں اُن پر بھی بات کرتے ہیں point of order پر صرف ایک بات سردار صاحب کیلئے۔ کوئی میں ہم نے کسی بھی سرکاری اسکول میں کسی بھی ایسی پوسٹ پر میں اُسکا اُس طریقے سے نام بھی نہیں لیتا۔ ہم نے کسی غیر آدمی کو یا جس کا وہ حق نہیں بتاتا تھا۔ جسکے ساتھ کہما ہوا ہے وہ اُسکے علاوہ کسی بھی شخص کو ہم نے بھرتی نہیں کیا کوئی بھی کے اندر۔ اور کہیں پر بھی میں ذاتی طور پر اگر ایسی کوئی پوسٹ آ جاتی ہے میں کسی کو نہیں دوں گا۔

اب سردار صاحب اور اسکی پارٹی نے جتنے بھی دیئے ہیں وہ سخاوت کی ہیں۔ وہ سخاوت اپنی جگہ پر لیکن ہم ان سخاوت میں نہیں جائیں گے۔۔۔ (داخلت۔شور)۔ کوئی کی بات کر رہا ہوں۔ کوئی میں چلیج کرتا ہوں اب تک 4th class پر جب سے ایک سال سے وہ میں آیا ہوں کسی آدمی کو نہیں لگایا۔ کوئی لگا بھی نہیں ہے۔ اب جب لگا نہیں ہے تو اس پر وہ ”کہ لگا دیا ہے، فلاناں کر دیا ہے“۔ ایسا نہیں ہے۔ میں صحیح صورتحال ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ کل ایسا نہ ہو کہ اس طرح کی کوئی ایسی ویسی وہ ہوں۔ صورتحال یہ ہے کہ ہم نے کسی کو نہیں لگایا ہے اور نہ ہی لگائیں گے۔

میدم چیزیں:- ہاں زمرک بھائی! پہلے قرارداد کو ہم wind-up کر دیں۔ اسکے بعد پھر جو ہے وہ۔ thank you جناب ولیم برکت صاحب۔

شکر یہ میدم چیزیں من صاحبہ۔ گزارش یہ ہے کہ حکومت بلوچستان کا آپ کوئی بھی اشتہار دیکھ لیجئے Even Public Service Commission advertise کرتی ہے اس نے بھی یہ کوٹہ لکھا ہوتا ہے۔ یہ پھر کیسے کہا جاتا ہے ”کہ نوٹیفیکیشن لائیں تو پھر ہم دیکھیں گے“۔ باقاعدہ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ Ex. Chief Minister صاحب ادھر موجود تھے۔ یہ بات ہوئی اور میٹنگ ہوئے۔ اس میں صاف کہا گیا کہ یہ کوٹہ ہے۔ اور ہر اشتہار جو سرکار کا جاری ہوتا ہے۔ اس میں اس کوٹے کی باقاعدہ طور پر وضاحت کی جاتی ہے۔

میدم چیزیں پرson:- جی زیارت وال صاحب۔

وزیر مکملہ تعلیم:- اگر اس طریقے سے ہے تو پھر قرارداد کیا ضرورت ہے۔ جب اخبار میں advertise ہو جاتا ہے وہ تو میں نے آپ کو کہہ دیا ہے ensure کرواتا ہوں کہ اگر اس طریقے سے ہے تو اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کو دیکھ لیں گے۔ اگر اس پر گازٹی چاہتے ہیں تو میں نے ensure کروادیا ہے کہ ہم اور ہماری گورنمنٹ اس پر عملدرآمد کروائیں گی۔ لیکن وہ نوٹیفیکیشن اور وہ چیزیں سامنے ہوں۔

میدم چیزیں پرson:- ولیم برکت صاحب! چونکہ حکومتی جانب سے assurance آپ کو دی جا رہی ہے تو اس پر آپ زور نہیں دیں اس قرارداد پر آپ سے request ہے۔

وزیر مکملہ تعلیم:- اس میں ایسا ہے مثال کے طور پر جو بھی کوٹہ مقرر کیا جاتا ہے اُسمیں یہ واکرتا ہے کہ جو بھی سیکرٹری، جو بھی منظر اس وقت ہے اگر 20,20 یعنی 100 میں اُنکے 5 ہیں، تو 20 میں ایک ہو گا۔ جب

20 میں 1 ہے۔ اگر 19 پوسٹ میں آتی ہیں، 20 نہیں ہیں تو next جو پوسٹ میں ڈیپارٹمنٹ کے آجائی ہیں تو وہ اپنے ساتھ لکھ لیتے ہیں ریکارڈ میں یہ ہوا کرتا ہے کہ اس کے بعد جو پوسٹ آئیں گی 20 جب پوری ہوں گی تو ایک پوسٹ اُن کی ہے۔ 18 آئی ہے 2 پوسٹوں کے بعد ایک پوسٹ اقیتوں کی ہوگی۔ وہ کوئہ اس طریقے سے نہیں ہوتا ہے جیسے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ اُن کا پورا ریکارڈ ہوا کرتا ہے۔ اُس ریکارڈ کے مطابق جتنے لوگ لگتے ہیں جو کوئہ بتتا ہے اگر کسی کو نہیں ملا ہے ہمارے ڈویژن میں جو کوئہ ہے اُس کو بھی اسی طرح سے fill up کیا جاتا ہے کہ جس ڈویژن کی پوسٹ اُس معنی میں کم ہو جاتے ہیں تو پہلی priority جو آجاتا ہے تو اسکو دی جاتی ہے۔ ہم نے بار بار انتظامیہ کے ساتھ اس حوالے سے یہ اٹھایا ہے تو وہ پھر نہیں یہ بتاتے ہیں کہ last کو جو اس طرح کام ہوا تھا اُس میں اُس ڈویژن کی یہ چیزیں رہ گئی تھیں۔ اس لئے ہم نے پہلی priority پر اسکو لے آئے ہیں۔ اور اُس کو آگے لے جا رہے ہیں۔ تو اُس کی پابندی وہاں ہے پیک سروں کمیشن میں بھی اس طریقے سے ہوتی ہے۔ اور باقی ڈیپارٹمنٹس میں اُس کا پورا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اور next جو پوسٹ میں advertise ہو جاتی ہیں جن کی اس مرتبہ کوئی کے حساب سے جن کو پوسٹ نہیں ملے ہیں تو اُن کو priority پر رکھ لیتے ہیں اور اُن کو اپنائیت دے دیتے ہیں۔

میڈم چیئرپرنس:- thank you very much

جناہ ولیم برکت:-

جناب ولیم برکت:- میڈم چیئرپرنس صاحب! میں زیارت والی اس بات پر مطمئن ہوں کہ جو پوسٹ 18 اگر ہے اور اُس میں رہ جاتی ہے تو اس کو next میں ڈالا جاتا ہے۔ تو براہ مہربانی میری درخواست یہ ہے کہ کابینہ اور سیکرٹریز جتنے ہیں وہ اس پر عمل کریں۔ عملدرآمد کی بات ہے، ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ کوئہ نہیں ہے، کوئہ ہے۔ میں نے اس میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ سیکرٹریز یا جو بھی سربراہان ہیں وہ اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ عمل کی یقین دہانی کر رہے ہیں تو اس پر میں مطمئن ہوں۔

میڈم چیئرپرنس:- thank you so much حکومتی یقین دہانی پر محرک نے اپنی قرارداد نمبر 126 واپس لے لی تو ہذا قرارداد نمبر 126 کو واپس لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔

اب جناب عبدالجید خان اچنڑی صاحب، رکن اسمبلی، اپنی قرارداد نمبر 124 پیش کریں۔ مجید خان اچنڑی صاحب! پہلے قرارداد کو نہاد دیتے ہیں، پھر بات کریں۔ پہلے ہم اپنی قرارداد نہاد تے ہیں۔ مجید خان اچنڑی صاحب! میں آپ کو موقع دیا جائیگا۔ جی مجید خان اچنڑی صاحب! آپ continue کریں۔ محترمہ! ہم آپ کو موقع بالکل دیں گے پہلے قرارداد کر لیں۔